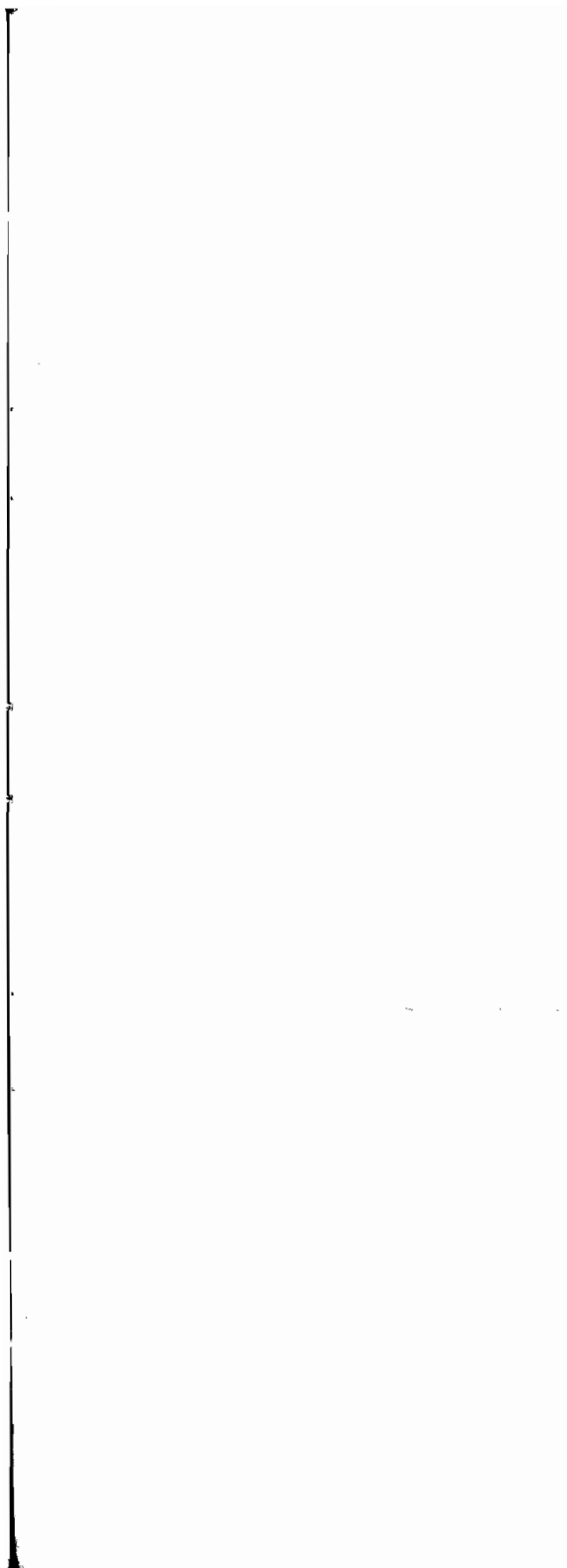


# ”ناسخ كا غير مطبوعه كلام“

مرتبہ

ڈاکٹر ظفر اقبال



ڈاکٹر ظفر اقبال :

## مقدمہ

شیخ امام بخش ناسخ قیاماً سنہ ۱۱۸۶ھ کے قریب فیض آباد میں بعہد شجاع الدولہ پیدا ہوئے۔ چونکہ ان کے والد شیخ خدا بخش بسلسلہ تجارت لکھنؤ منتقل ہو گئے تھے لہذا ان کی تعلیم و تربیت بھی لکھنؤ میں ہوئی۔ تقریباً بیس برس کی عمر میں شاعری شروع کی۔ ناسخ کے لکھنؤ کے امرا و روسا اور صاحبان اقتدار سے خاص مراسم تھے، اسی لیے لوگوں میں مرزا حاجی قمر، مرزا جعفر، محسن الدولہ، معتمد الدولہ اور روشن الدولہ وغیرہ نمایاں ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی انگلیاں لکھنؤ کی درباری سیاست کی نبضوں پر رھتی تھیں اور سیاست کے پچ و خم کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا اقتدار و زوال بھی ہوتا رہتا تھا۔ ان زعماء سے وابستگی نے ناسخ کی طبیعت میں بھی کی چٹنک پیدا کردی اور وہ بھی سیاسی معرکہ آرائیوں میں شریک ہو کر اچھے اور برے وقت سے دوچار ہوتے رہے۔ اس ضمن میں دو مرتبہ لکھنؤ سے فرار ہونا پڑا، ایک مرتبہ تو چھ برس کی جلاوطنی کی زندگی بسر کی، ایسے ہی معاملات کی وجہ سے سنہ ۱۲۳۵ھ میں قتل ہوتے ہوئے بچے۔ ناسخ کو تمام عمر مالی فراغت حاصل رہی جس کے اثرات ان کی شاعری پر بھی مرتب ہوئے۔ ناسخ نے ۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۴ھ کو لکھنؤ میں وفات پائی۔ ان کے منظوم آثار درج ذیل ہیں۔

### ۱- "مثنوی ناسخ":

یہ مثنوی حضرت علی رضہ کے فضائل کے بیان میں ہے۔ اس مثنوی کو حبیب اللہ غضنفر نے مرتب کر کے کتابستان، الہ آباد سے سنہ ۱۹۳۱ء میں 'مثنوی ناسخ' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

### ۲- "سراج نظم":

اس مثنوی کا موضوع اردو نظم میں حدیث مفضل کا ترجمہ اور خلاصہ بیان کرنا ہے۔ ۲۰ ناسخ کی یہ مثنوی ان کے دور آخر کی یادگار ہے۔ ۹۱ صفحات پر مشتمل یہ مثنوی ۱۹۶۵ء میں لکھنؤ سے طبع ہوئی "سراج نظم" تاریخی نام ہے جس سے اس کا سال تکمیل ۱۲۵۴ھ برآمد ہوتا ہے۔

### ۳- "مثنوی شہادت نامہ آل نبی":

یہ مثنوی جیسا کہ اس کے عنوان ہے ظاہر ہے حضرت حسین رضہ کی شہادت کے واقعات کے بیان میں ہے۔ یہ مثنوی پہلی مرتبہ مطبع نولکشور لکھنؤ سے ۱۸۷۶ء میں طبع ہوئی۔ ۳ ناسخ سے اس مثنوی کا انتساب مشکوک ہے کیونکہ اس کے انتساب کا واحد ذریعہ خاتمہ الطبع کی مندرجہ ذیل عبارت ہے جو کار پردازانہ مطبع نولکشور نے اس مثنوی کے آخر میں شامل کی ہے:

"بعد حمد ایزد چل و علا اور محمدت جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح ہو کہ نسخہ بہتر کہ مقبول قلبی شہادت نامہ آل نبی مشعر حالات شہادت خاص آل عبا علیہم التحیۃ والثناء تالیف لطیف زبان دان اردو سبحان لکھنؤ استاد راسخ، شیخ امام بخش ناسخ، مطبع فیض منبع جناب منشی نولکشور واقع شہر کانپور میں بجاہ مئی ۱۸۷۶ء عیسوی طبع ہوا۔"

”شہادت نامہ آل نبی“ کے آغاز، درمیان یا اختتام میں نہ تو کوئی شعر ایسا ہے اور نہ کسی شعر سے ایسا مستنبط ہوتا ہے جس کی بنیاد پر ناسخ کو اس مثنوی کا ناظم قرار دیا جا سکے۔ ڈاکٹر شبیب الحسن نونہروی نے مختلف دلائل سے اس مثنوی کو ناسخ ہی کی تخلیق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کسی بھی دلیل کو حتمی نہ سمجھتے ہوئے ایک موہوم شک کی بناء پر لکھتے ہیں: ”اگر یہ واقعی ناسخ کا کلام ہے تو اس کا تعلق ان کے ابتدائی عہد ہی سے ممکن ہے۔ اس ضمن میں چند باتیں قابلِ غور ہیں:

۱۔ یہ بات متحقق ہے کہ ناسخ ابتدائی عہد میں منیٰ العقیدہ تھے اور بعد میں تبدیلیٰ عقیدہ کر کے شیعیت کے پیروکار بنے۔ زہر بحث مثنوی میں واضح طور پر ان عقائد و جذبات کا اظہار کیا گیا ہے جو صرف اہل تشیع سے مخصوص ہیں۔ اگر یہ مثنوی ان کے ابتدائی عہد کا کارنامہ ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں کر ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے ہی عقائد کے برخلاف نظریات و خیالات کو نظم کر لے؟

۲۔ ناسخ ان چند خوش نصیب شاعروں میں سے ہیں جن کے دواوین و کلیات کے بکثرت قلمی نسخے پاک و ہند کے علاوہ یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ناسخ کے دواوین و کلیات کے بیشتر قلمی نسخے راقم کی نظر سے گذرے ہیں اور بقیہ قلمی نسخوں کی بابت ”قلمی نسخوں کی فہرستوں“ سے معلومات حاصل کی گئیں، لیکن ابھی تک ان کے دیوان و کلیات کے کسی بھی قلمی نسخے میں اس مثنوی کو نہیں پایا گیا۔ لہذا جب تک کوئی حتمی ثبوت

دستواب نہ ہو : ہمیں ”شہادت نامہ آل نبی“ کو تصنیف ناسخ سمجھنے میں شامل رہے گا۔

### ۴۔ معراج نامہ :

یہ مثنوی واقعہ معراج کے بیان پر مشتمل ہے۔ رشید حسن خاں اس مثنوی کو متعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں: ”سنہ ۱۲۵۹ھ میں لکھے گئے اس مخطوطہ کا متن بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اشعار کی تعداد تین سو پینتالیس ہے اور اکتیس عنوانات ہیں۔ اس میں کوئی ایسی مختلف فیہ روایات موجود نہیں جو سنی مأخذ کے خلاف اور شیعہ مأخذ کے مطابق ہو، شروع میں نعتیہ اشعار کے بعد خلفائے اربعہ کی مدح بھی موجود ہے۔“ رشید حسن خاں نے اس مثنوی کا انتخاب بھی شایع کر دیا ہے۔ اس مثنوی کے موضوع و اسلوب سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ان کے اس عہد کی یادگار ہے جب وہ اپنے اسلاف کے مذہب یعنی اہل سنت والجماعت پر قائم تھے۔

ان مثنویوں کے علاوہ ایک مثنوی ”مولد رسول مختار“ اور رسالہ ”قافیہ“ بھی ان سے منسوب ہیں لیکن دونوں چیزیں ہنوز دستیاب نہیں ہو سکی ہیں۔۶

ناسخ کے چار دیوان ہیں جن کی اجمالی کیفیت درج ذیل ہے:

### دیوان اول :

ناسخ کے پہلے دیوان کا نام ”دیوان ناسخ“ ہے یہ تاریخی نام ہے جس سے یہ قاعدہ زبر و بینات سال ترتیب سنہ ۱۲۳۲ھ برآمد ہوتا ہے۔

### دیوان دوم :

ناسخ کے دوسرے دیوان کا نام تاریخی ”دفتر پریشان“ ہے جس سے اس کا سال ترتیب سنہ ۱۲۴۷ھ برآمد ہوتا ہے۔۸

## دیوان سوم:

ناسخ کے تیسرے دیوان کا تاریخی نام ”دفتر شعر“ ہے جس سے اس کا سال ترتیب سنہ ۱۲۵۴ھ پرآمد ہوتا ہے۔ ۹ ناسخ کا تیسرا دیوان علیحدہ صورت میں یکجا ہو کر کبھی شائع نہیں ہوا۔ ۱۰۔ آغاز سے ۱۹۲۳ء تک کی طباعتوں میں دیوان سوم، دیوان دوم کے حاشیوں پر شایع ہوا ہے دیوان دوم کے متعدد قلمی نسخے دستیاب ہیں اور بقول ڈاکٹر گیان چند ”اب صورتحال یہ ہے کہ مطلوبہ دیوان دوم میں دیوان اول (۱۲۳۲ء) کے بعد سے وفات ناسخ تک کا سارا کلام جمع ہے۔ دیوان دوم کے جو قلمی نسخے ملتے ہیں ان میں سے بعض میں مطبوعہ دیوان سے کچھ کم کلام ملتا ہے یعنی وہ ۱۲۳۱ء اور ۱۲۵۴ء کے درمیان جس سال میں لکھے گئے لامحالہ ان میں اس سال تک کا کلام لئے لیا گیا تھا، جس کسی محقق کو ایسا کوئی نسخہ ملتا ہے وہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ اس کے نسخہ دیوان دوم کے کلام کو متد اول دیوان دوم سے منہا کر دیا جائے تو بقیہ دیوان سوم رہ جائے گا۔ ۱۱۔ دیوان سوم کے علیحدہ صورت میں طبع نہ ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس زمانے میں کسی دیوان کی تکمیل کے لیے یہ ایک ضروری شرط تھی کہ اس میں ہر حرف کی ردیف میں غزلیں موجود ہوں۔ غالباً ناسخ کی غزلوں کا یہ آخری مجموعہ اس اعتبار سے مکمل دیوان نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ اور شاید یہی سبب تھا کہ اس مجموعے کو علیحدہ مستقل دیوان کی صورت میں شایع کرنا مناسب نہ معلوم ہوا اور جن ردیفوں کی غزلیں اس میں موجود تھیں وہ دوسرے دیوان کی ان ہی ردیفوں میں شامل کر دی گئیں۔ ۱۲۔

## دیوان چہارم :

ناسخ کے فارسی کلام پر مشتمل مجموعے کو ان کا دیوان چہارم قرار دیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ ہم کلیاتِ ناسخ کے جس قلمی نسخے کے بارے میں بحث کرنا چاہتے ہیں (تفصیل آگے آتی ہے) اس میں ناسخ کا فارسی دیوان علیحدہ صورت میں یکجا ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ ان کے غیر مطبوعہ فارسی کلام پر مشتمل مجموعے کو دیوان چہارم قرار نہ دیا جائے۔

ناسخ، دبستان لکھنؤ کے چند بڑے ناموں میں سے ایک ہیں، لیکن یہ بھی کیسی متم ظریفی ہے کہ آج تک ان کا کلیاتِ اصول تدوین کے تقاضوں کے مطابق مرتب نہ کیا جاسکا۔ ۱۹۸۷ء میں لاہور کے ایک مشہور اشاعتی ادارے نے ایک فاضل کو کلیاتِ ناسخ کی تدوین کا کام سپرد کیا، لیکن افسوس کہ یہ کام نہ تو آن محترم کے موضوع و مزاج سے مطابقت رکھتا تھا اور نہ انہیں اس طرح کے کسی کام کا سابقہ تجربہ ہی تھا لہذا موصوف نے دیوانِ ناسخ مطبوعہ نولکشور ۱۸۷۲ء کو متن کی بنیاد بنایا اور اس کا دیوانِ ناسخ طبع اول مطبوعہ مطبعہ محمدی لکھنؤ ۱۳۵۸ھ سے مقابلہ کر کے اختلاف نسخہ درج کردیے۔ ۱۳ موصوف نے نہ تو دیوانِ ناسخ کے کسی قلمی نسخے کو دیکھنے کی زحمت کی، نہ اس موضوع پر لکھی گئی اہم تحریروں سے استفادہ کیا اور نہ ناسخ کے اس غیر مطبوعہ کلام سے، جسے مختلف محققین نے شائع کرایا ہے، استفادہ کر کے متن کو مکمل اور جامع بنانے کی کوشش کی گئی۔ مذکورہ ایڈیشن میں شامل ”مقدم“ لاتعداد فروگذاشتوں کا اک حسین مرقع ہے۔ اگر ان اغلاط کی نشاندہی کی جائے تو بجائے خود ایک کتاب



تیار ہو سکتی ہے ، لہذا بخوف طوالت اسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔  
 نسخہ کے کلام کے بکثرت مخطوطات برصغیر پاک و ہند اور  
 یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ہم یہاں قومی عجائب گھر  
 کراچی میں محفوظ کلیات نسخہ کے اس قلمی نسخے کے بارے میں  
 کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جو اپنی خصوصیات ، مندرجات کلام،  
 اور انکشافات کے لحاظ سے بے حد اہم اور منفرد نسخہ ہے۔ ۱۵ قومی  
 عجائب گھر میں کلیات نسخہ کے اس نسخہ کا نمبر N.M-1966-154  
 ہے۔ ۳۲۸ اوراق پر مشتمل یہ نسخہ عمدہ نستعلیق میں لکھا ہوا  
 ہے۔ باریک چکنے سفید کاغذ پر نہایت اہتمام سے لکھا ہوا یہ نسخہ  
 چار حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کی طلائی نقش کاری کی گئی ہے۔  
 خوبصورت الواح ہیں جن پر سنہرے، نیلے، سرخ اور سبز رنگوں  
 سے نقاشی کی گئی ہے۔ متعدد صفحات زرافشاں ہیں۔ مندرجات کی  
 تفصیل یہ ہے :

دیوان اول : ورق ۱ ب تا ۱۹۴، الف۔

دیوان دوم : ورق ۱۹۵ ب تا ۳۷۳، الف۔

دیوان سوم : ورق ۳۷۵ ب تا ۳۰۸، الف۔

نسخہ کے دیوان کی کسی بھی اشاعت اور قلمی نسخے میں ان  
 کا تیسرا دیوان علیحدہ نہیں ملتا ہے۔ زیر نظر نسخے میں تیسرا دیوان  
 علیحدہ صورت میں مرتب ہے۔ اس دیوان میں چوراسی غزلیات، ایک  
 رباعی اور چھ مطلعے ہیں۔

دیوان چہارم : ورق ۳۰۹ ب تا ۳۲۶، الف۔

نسخہ کے فارسی دیوان کے علیحدہ صورت میں یکجا ہونے کی  
 اطلاع ہمیں کہیں نہیں ملتی اور نہ ہی ان کے دواوین کے قلمی

نسخوں میں اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ زیر بحث نسخہ اس لحاظ سے بھی نادر ہے کہ اس میں ناسخ کا فارسی دیوان علیحدہ صورت میں موجود ہے۔ یہ دیوان قصائد، قطعات تاریخ اور قطعات تہنیت پر مشتمل ہے۔ اس کے بیشتر مندرجات غیر مطبوعہ ہیں۔

جب راقم نے ناسخ کے مطبوعہ کلیات سے زیر بحث قلمی نسخے کا مقابلہ کیا تو اس میں بہت سا ایسا اردو و فارسی کلام ملا جو مطبوعہ کلیات میں موجود نہیں۔ غزلوں، رباعیوں، مخمس وغیرہ کے علاوہ قطعات تاریخ کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے اور جن سے نہ صرف ناسخ کی زندگی کے بہت سے واقعات پر روشنی پڑتی ہے بلکہ وہ قطعات اس عہد کی سیاسی معرکہ آرائیوں، تاریخی واقعات اور لکھنؤ کی اہم سیاسی، مذہبی، سماجی شخصیات کی زندگی کے بہت سے گوشوں کی بابت واحد ذریعہ معلومات بھی ہیں، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ناسخ کے غیر مطبوعہ قطعات تاریخ اس عہد کی معاشرتی اور تاریخ کا اہم مأخذ ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ لہذا راقم نے مناسب سمجھا کہ ناسخ جیسے اہم شاعر کے غیر مطبوعہ کلام پر مشتمل حصے کو پردہ خفا سے نکال کر منظر عام پر لایا جائے تاکہ اہل علم حضرات اس سے باآسانی استفادہ کر سکیں۔ علاوہ ازیں اگر پاک و ہند میں کوئی شخص ناسخ کے کلام کی تدوین کا بیڑا اٹھائے تو ”ناسخ کا غیر مطبوعہ کلام اس کی رہنمائی اور ترتیب و جامعیت متن میں معاون ثابت ہو۔ راقم نے غیر مطبوعہ کلام کو قلمی نسخے کی اصل ترتیب کے مطابق رکھا ہے۔

## خواشی

- ۱- ماخوذ از: ناسخ تجزیہ و تقدیر، ڈاکٹر شبیبہ الحسن نونہروی۔
- ۲- حدیث مفضل حضرت جعفر صادق کے مشہور و معروف ماثورات میں سے ہے جس کی روایت ان کے مصہور صحافی مفضل کے ذریعے سے علمائے حدیث تک پہنچی ہے اور اسی بنا پر اسے حدیث مفضل کہا جاتا ہے (بحوالہ: ناسخ، تجزیہ و تقدیر، ص: ۲۵۲)۔
- ۳- ایضاً، ص: ۲۲۷۔
- ۴- ایضاً، ص: ۲۳۴۔
- ۵- معراج نامہ ناسخ، رشید حسن خان، مشمولہ سہ ماہی اردو، کراچی، ۱۹۶۸ء، شماره: ۳، ص: ۹۳۔
- ۶- ناسخ تجزیہ و تقدیر، ص: ۳۱۵۔
- ۷- انتخاب ناسخ، رشید حسن خان، دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۷۸ء، ص: ۱۱۷۔
- ۸- ایضاً، ص: ۱۱۷۔
- ۹- ایضاً، ص: ۱۱۷۔
- ۱۰- ناسخ کا کلیات پہلی مرتبہ سنہ ۱۲۵۸ھ میں مطبع محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اس کے بعد کی اشاعتوں کا اجمالی جائزہ درج ذیل ہے: مطبع مولائی لکھنؤ، ۱۲۶۲ھ۔ کارخانہ علی بخش خان، لکھنؤ ۱۲۶۷ھ۔ مطبع اودھ گزٹ: لکھنؤ ۱۲۷۷ھ۔ مطبع سلطانی لکھنؤ ۱۸۶۷ھ۔ مطبع نول کشور، کانپور ۱۲۷۲ھ (یہ مطبع نول کشور سے دیوانہ ناسخ کی پہلی اشاعت تھی)۔ مطبع نول کشور کانپور، طبع پنجم ۱۸۸۶ء (ماخوذ از: جائزہ

مخطوطات اردو، ص: ۶۷۶، ۶۸۹)۔ دیوان ناسخ مطبع نول کشور، لکھنؤ سے آٹھویں مرتبہ ۱۹۲۳ء میں طبع ہوا، یہ مطبع نول کشور کی لکھنؤ شاخ سے دیوان ناسخ کی پہلی اشاعت تھی۔ اس ایڈیشن میں پہلی مرتبہ دیوان کی ترتیب بدلی گئی۔ اس سے قبل پہلا اور دوسرا دیوان متن میں اور تیسرا دیوان حاشیے پر طبع ہوتا رہا لیکن اس ایڈیشن میں تیسرا دیوان بھی متن میں شامل کر دیا گیا۔ چونکہ کارپردازان طبع نول کشور، لکھنؤ کو دیوان سوم کی امتیازی حیثیت سے کچھ تعلق نہیں تھا اور غالباً یہ بات ان کے لیے چنداں اہم نہ رہی ہو، لہذا انہوں نے دیوان سوم کو علیحدہ حیثیت نہ دی۔ مذکورہ ایڈیشن کے دیوان اول کے خاتمہ الطبع کے ذیل میں لکھا ہے کہ ”دیوان ناسخ جو کئی مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے اس مرتبہ نہایت صحت کے ساتھ چھپ کر شائع ہوا“ (ص: ۲۱۸) لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے، جتنی اغلاط اس ایڈیشن میں ہیں اس سے قبل کے کسی ایڈیشن میں نہیں پائی جاتیں۔

۱۱۔ ”ناسخ کا ایک غیر معروف دیوان“ : ڈاکٹر گیان چند، مضمون :

نذر عابد، دہلی، ۱۹۷۳ء، ص: ۳۰۹۔

۱۲۔ ”آب حیات کا تنقیدی مطالعہ“، سعود حسن رضوی ادیب، لکھنؤ،

کتاب نگر، طبع اول، ۱۹۵۷ء، ص: ۹۳۔

۱۳۔ کلیات ناسخ (جلد اول)، مرتبہ: یونس جاوید، لاہور، مجلس

ترقی ادب، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۳۔

۱۴۔ (i) ڈاکٹر گیان چند: ”ناسخ کی غیر مطبوعہ اردو نظمیں“،

مشرکہ: ذکر و فکر، المآباد، ۱۹۸۰ء۔ اس مضمون میں ڈاکٹر

گیان چند نے دیوان ناسخ کے چند قلمی نسخوں (مملوکہ جموں یونیورسٹی) سے ایک مخمس کے چودہ بند، دس رباعیاں، اور چند تاریخی قطعات پر مشتمل غیر مطبوعہ کلام پیش کیا ہے۔ (ii) ”انتخابِ رغمی“: مرتبہ: ڈاکٹر انصار اللہ، علی گڑھ، ۱۹۸۱ء۔ انتخابِ رغمی، مولوی محمد عظیم اللہ رغمی کی بیاض ہے جس میں مختلف شعرا کے کلام کے انتخاب کے ساتھ ساتھ ان کے استاد ناسخ کی غزلیات میں سے بچپن اشعار کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ مطبوعہ کلیاتِ ناسخ سے مقابلہ کرنے کے بعد ”انتخابِ رغمی“ میں چند اشعار زیادہ اور غیر مطبوعہ پائے گئے۔

۱۵۔ اس نسخے کا مکمل تعارف سب سے پہلے مشفق خواجہ نے اپنی کتاب ”جائزہ مخطوطات اردو“ میں کرایا تھا، راقم کو اس نسخے کے مطالعے کا خیال اسی کتاب کے ذریعے ہوا۔ رک: ”جائزہ مخطوطات اردو“، مشفق خواجہ، (جلد اول) لاہور، مرکزی ادبی بورڈ، ۱۹۷۹ء، ص: ۶۵۹۔

### مآخذ

- ۱۔ انصار اللہ، ڈاکٹر: ”انتخابِ رغمی“۔ علی گڑھ، ۱۹۸۱ء۔
- ۲۔ رشید حسن خاں: ”انتخابِ ناسخ“۔ دلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۷۸ء۔
- ۳۔ رشید حسن خاں: ”معراج نامہ ناسخ“، مشمولہ: مہ ماہی اردو، کراچی، ۱۹۶۸ء، شماره: ۳، ص: ۹۳۔
- ۴۔ سید شبیب الحسن نونہروی، ڈاکٹر: ”ناسخ تجزیہ و تقدیر“، لکھنؤ، اردو پبلشرز، ۱۹۷۴ء۔

- ۵- گیان چند، ڈاکٹر: "ناسخ کا ایک غیر مردش دیوان"۔ مشمولہ:  
"نذر عابد"، دہلی، ۱۹۷۳ء۔
- ۶- گیان چند، ڈاکٹر: "ناسخ کی غیر مطبوعہ اردو نظمیں"، مشمولہ:  
"ذکر و فکر"، الم آباد، ۱۹۸۰ء۔
- ۷- مسعود حسن رضوی ادیب: "آب حیات کا تنقیدی مطالعہ"۔ لکھنؤ،  
کتاب نگر، طبع اول، ۱۹۵۳ء۔
- ۸- مشفق خواجہ: "جائزہ مخطوطات اردو"۔ (جلد اول) لاہور،  
مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۹ء۔
- ۹- یونس جاوید: "کلیات ناسخ"، (جلد اول) لاہور، مجلس ترقی  
ادب، ۱۹۸۷ء۔

---

(آئندہ صفحات میں ناسخ کا غیر مطبوعہ کلام پیش کیا جاتا ہے۔)

## غیر مطبوعہ کلام

## دیوان اول

## غزلیات

کبھی بندھتا نہ شیرازہ مرے اوراقِ دیوان کا  
 جہنم میں خیال آیا ہے گویا، باغِ رضواں کا  
 فلک کہتے ہیں جس کو اک بگولہ ہے بیاباں کا  
 ضرورت ہے یہاں ہونا ہماری چشمِ گریباں کا  
 خمِ محراب پر ان کو یقین ہے تیغِ برآں کا  
 بھلا کہتے کیا تھا کیا کہ آدم نے شیطان کا  
 درختوں کو سکھاتا ہے لپٹنا عشقِ پیچاں کا  
 طلائی خاک کو کرتا ہے پر تو، مہرِ تاباں کا  
 بد بیضا ہوا ہر ایک صفحہ میرے دیوان کا  
 کیا روئے ہوا کو میں نے تخت، سنباسناں کا  
 سماں ہے خانہ زنجیر میں بھی بزمِ جاناں کا  
 چراغِ اپنی لحد پر چاہیے اعلیٰ بدخشاں کا  
 کٹا دے اپنا سر گردھیان آئے اس کو ساماں کا  
 کہ دامِ زلف کا چشم ہے، چشمِ آبِ حیوان کا  
 ہوا پر خاک میں انداز ہے دودِ پریشاں کا  
 کسی کو بھی ملا پانی نہ اس چاہِ زرخداں کا

کوئی مضمون اگر لکھتا میں اس حال پریشاں کا  
 تصور مجھ کو ہے بیت الحزن میں کوئے جاناں کا  
 بنائے عالمِ ایجاد ہے برباد نظروں میں  
 ترا کوچہ جو ہے فردوس تو نہ رہیں بھی لازم ہیں  
 نہیں جھکتے ہیں مسجد میں، جبین ساتیرے کوچے کے  
 بہانہ کچھ نہیں بہرِ حسد، در کارِ حامد کو  
 یہ عشق ایسا بلانے بد ہے جس کے نام کی دولت  
 نہ کیوں چھا جائے تیرے سامنے زردی میرے منہ پر  
 وہ ہوں میں شاعر معجزیاں جو نورِ معنی ہے  
 خیال کیسوئے پیچاں میں دودِ نالہ دل سے  
 تصور نے رکھا زندان میں بھی فارغ مجھے غم سے  
 سفر ہم نے کیا یادِ لبِ جاناں میں دنیا سے  
 جو ہوں اہلِ تعلق ان سے بھی قطعِ تعلق کر  
 وہی دل زندہ جاوید ہے جو بھنس گیا اس میں  
 اثر بعد از فنا میری سب بختی کا باقی ہے  
 نظر آتا ہے چشمِ حسن کا لے فیض لے نسخ

گلشنِ رنگیں، بیانی، بے خزاں پیدا ہوا  
 میرے سجدے کو یہ سنگِ آستان پیدا ہوا  
 حیف ساتھ اپنے نہ کوئی نکتہ داں پیدا ہوا  
 شیشمِ دل بھی ہمارا بے فغاں پیدا ہوا  
 داغ سے سینہ ہمارا تو اسان پیدا ہوا  
 زخمِ تیغِ عشق سے میں نیم جاں پیدا ہوا

جب زمینِ شعر کا میں باغبان پیدا ہوا  
 گبر و مومن کی ہرستش کو بنا دیر و حرم  
 نکتہ سنجی کو کیا خالق نے جب پیدا ہمیں  
 کیا ہوں سنگِ جور سے نالاں کہ مانندِ حجاب  
 ہاں ازل سے جو ششیرِ سودا پرنگِ لالہ ہے  
 تا بہ ہستی بس تڑپتا ہی عدم سے آ گیا

دوست ہر اک سیرے جی کو دشمن جاں ہو گیا  
 وان نہانے کو جو دریا پر وہ عرباں ہو گیا  
 ظلم جانے کا نہ دیکھا، اس کے آتے ہی موا  
 ضبط کرتے کرتے میں لے کی جو سوزِ غم سے آف  
 صبح کے گمراہ کرنے کو شبِ فرقت میں آہ  
 جس محل میں بزم آرا آج ہوتے ہیں امیر  
 مجھ کو وہ روئے کتابی باد رہتا ہے مدام  
 نور کا پتلا بنا، ترے تصور سے یہ دل  
 وصل کی شبِ جوشِ حیرت سے ہوا حائلِ حجاب  
 گرچہ سو پردے میں تھا وہ شرمگین پنہاں، مگر

ہتا دیتی ہے موجِ ریگ، مجنوں کے سلاسل کا  
 رہا ہے گردِ بادوں سے نشانِ لیلیٰ کے محل کا

گر ترے ہائے حنائی دیکھ لے گلزار میں  
 دستِ حاناں میں جو دیکھے طائرِ رنگِ حنا  
 زعفران زار آگے اس گل کے ہوا صحنِ چمن

ایک دن ہوں گے ترے سونے سے فام سفید  
 خون سے تر ہوئے گو دیدہ ناکام سفید  
 سر سفید اپنا ہے پیری میں مگر دل ہے سیاہ  
 فرقت گل میں اگر رونے پر آئے بلبل  
 سر شام الٹے نقاب اپنی جو وہ صبحِ امید  
 سالکِ کعبہ مقصد ہیں تکلیف سے پرے  
 شام کو آیا وہ خورشید، دمِ صبح گیا  
 ظلمتِ ہند میں یوں نام ہے میرا روشن  
 دیکھ ادنیٰ اثرِ عالمِ بیداری و خواب

صبح کی طرح نظر آئے گی یہ شام سفید  
 ہجر ساقی میں [نہ] مٹے سرخ ہے اور جام سفید  
 عینِ دالانِ سیاہ اور لبِ بام سفید  
 ہے یقینِ اشکِ فشانے سے ہو گلام سفید  
 صبح سے بھی ہو زیادہ کہیں پھر شام سفید  
 کیوں نہ زواروں کا ہو جائے اعرام سفید  
 ہو گئی صبح سے اور مری شام سفید  
 جس طرح آئے سیاہی میں نظر، نام سفید  
 کہ لیلیٰ ہیں سیاہ اور ہیں ایام سفید



سر سو نرق ، سہ روئی زاہد میں نہ آئے  
 ہے عیاں جالی کی کرتی سے بدن کی سرخی  
 حسن ہے چیز دگر، رنگ ہے گورا تو کیا  
 اپنے اس گورے بدن پر نہ ہوا اتنا مغرور  
 بال ۱ داڑھی میں نہ چھوڑے کوئی حجام سفید  
 رشک گلدام ہوا جان ، ترا دام سفید  
 یوں تو مبرو صوں کی بھی ہوتی ہیں اندام سفید  
 رنگ سب رنگوں میں ہوتا ہے بہت خام؛ سفید

بستر گل ہو مبارک یار کو، آئی بہار  
 خوب چل کر لوٹے اب وادی پر خار میں

وعدہ سحر کے آئے کا اس نے کیا تو ہے  
 لیکن شبِ فراق نے ہائی سحر کیاں

بھرے رہیں مری آنکھوں میں کیوں نہ قطرہ اشک  
 کہ رات دن کسی خورشید سے دو چار ہوں میں  
 برنگ گل مجھے سب دیکھ کر جو ہنستے ہیں  
 چمن ہے بزم تیاں، موسم بہار ہوں میں

وہ صنم تو نظر آتا نہیں اصلا مجھ کو  
 دیتے اللہ نے کیوں دیدہ بینا مجھ کو

نہ لگ جائے کہیں تجھ کو نظر نہ رگس کی، ڈرتا ہوں  
 آدھر سے پوچھ لے لگشت میں رخسارِ گلگوں کو  
 کوئی دیوانہ اس وحشت سرا میں کون ہے ایسا  
 کہ مثل طوق پہنے حلقہ زنجیر مجنوں کو

ہر قوافی شائیگاں ہیں مثل گنج شائیگاں  
 شاہ مسلک نظم زیبا ہے کہایا چاہیے

ہو گئے چت ایک حملے میں ہزاروں نوجواں  
 اس کہن سالی پہ کتنا آسماں میں زور ہے

### رباعیاں

ہے یار دلِ منحرفِ دیر و حرم  
 کیونکر نہ ہو دل میں نقش اس کی صورت  
 اللہ کو کر رہا ہے ثابت جو صنم  
 جس کا نہ ملے سنگ سے بھی نقش قدم

تھی حد سے نزوں شجاعتِ پینمبر  
 کیا کاٹ ہو اس کی تیغ کی ہم سے ییاں  
 ہے حجت قاطع اس پہ ، تیغ حیدر  
 جس کی انگلی سے ہو گیا شقِ قمر

شیر کے دوپہر میں اصحابِ قلیل  
 لی راہ عدم کی سب نے ہو کر سیراب  
 پہنچے سر سلسبیل ہو ہو کے قیتل  
 رکھی تھی قضا نے آبِ آہز کی سبیل

کرتی ہے فزونِ قدرِ بشرِ خاموشی ہر عیب کو کرتی ہے ہنرِ خاموشی  
ہو مردمِ چشمِ ساں مراہا یینا انسان سے ہوسکے اگر خاموشی

رخسار کی چاند سے زیادہ ہے چمک اور سبزہ خط کی گرد اس کی ہے لہک  
صاحبِ نظر اس کو دیکھ کر کہتے ہیں یہ کھیت کیا ہے چاندنی نے بے شک

ہے اب کے مغلِ صوم ہجرِ جاناں ہر دم مجھے کھاتا ہے غمِ زہر چکل  
کیا دیکھوں ہلالِ رمضان تیغ کے ساتھ ہے تیغ مرے جی کو ہلالِ رمضان

اب کے رمضان میں جو یہ ہوش آتا ہوں جلے سحری، خونِ جگر کھاتا ہوں  
بے یار جو افطار کا وقت آتا ہے بھر آتے ہیں اشک آنکھوں میں، ہی جاتا ہوں

اس قصر کے اوصاف بیان میں کیا آئیں جس سے کہ رواقِ چشمِ خوبانِ شرمائیں  
ہیں نقش و نگار اس کی چہت کے ایسے مانی دیکھے تو چہت کو آنکھیں لگ جائیں

ہے سخت حرامزادہ گھڑیالی شاہ صد شکر کیا خدا نے منہ اس کا میاہ  
گھڑیال بجاتا تھا یہ ضد سے ہر دم جس رات مرے گھر میں وہ تھا غیرتِ ماہ

### مخمس

آیا نظارہ گرداب سے رونا مجھ کو لہریں ہانی کی ہوئیں ساسلمُ یا مجھ کو  
مارا ہر ایک تلاطم نے طمانچہ مجھ کو یار کا دھیان نہانے میں جو آیا مجھ کو  
کہا گیا دیوِ سفید کفِ دریا مجھ کو

صبح سے پہلے مری چاک گریبانی ہے نہیں نکلا شفق اشک آنکھوں میں رسانی ہے  
تالے یاں لب پہ ہیں چپ بلبیل بستانی ہے عیدِ قرباں ہی کی سب صبح کو قربانی ہے  
وصل میں ہے سحر ہجر کا دھڑکا مجھ کو

فاصدا اس کو نہیں مجھ سے محبت اصلا قتل نام ہے مرا، نام نہیں تو نے دیا  
زرد ہو جائے نہ کیوں دیکھ کے چہرہ میرا ہوتی ہے اس سے مرے خون کی علامت پیدا  
لال کاغذ پہ جو خط یار نے لکھا مجھ کو

دیکھی سرخی جو شفق کی تو ہوئے نا امید سمجھے تھے بہت سے وصل کو عیشِ جاوید  
رنگِ رو زرد ہوا جب نظر آیا خورشید کر دے ہائے بس اس غم نے مرے بال سفید  
وصل کی شب نظر آیا جو سفید مجھ کو

کیا دکھایا ہے ہنر عشق نے رفت رفت کیا کیا حسن اثر عشق نے رفت رفت  
خاک کو کر دیا زر عشق نے رفت رفت گرچہ پروان ہوں پر عشق نے رفت رفت  
شمع کی طرح جلایا ہے سراہا مجھ کو

ہے محبت کا جو حق تجھ سے محبت ہے مجھے یاد تیری ہی فقط تا یہ قیامت ہے مجھے  
دم نہیں جسم میں، تجھ سے وہی حالت ہے مجھے مر گئے پر بھی ترے ملنے کی حسرت ہے مجھے  
گور ہے صورتِ آغوشِ تمنا مجھ کو

گلشنِ حسن سے جب بوئے وفا آتی، ہے بلبلِ عشق [کوح] اس وقت حیا آتی ہے  
یاد رہ رہ کے یہی بیتِ "ولا" آتی ہے کہتے ہیں سرقدِ لیلیٰ سے صدا آتی ہے  
تیس نے چھوڑ دیا ہائے اکیلا مجھ کو

گرم ہو کر وہ بہم سونا ہوا انسان بدلے سونے کے ہے اب خوابِ عدم کا آنا  
ہے جنازہ یہ پلنگ اور لحد کاشانہ شکلِ دوزخ ہے ترے ہجر میں آتش خانہ  
رنج دیتا ہے بہت موسمِ سرما مجھ کو

میں نے گھر آس پہ لٹایا، وہ ہوا غیر پہ غش میں ہوا خلق میں رسوا، وہ ہوا غیر پہ غش  
میں ہوا جان سے شیدا، وہ ہوا غیر پہ غش میں نے جوں جوں اسے چاہا، وہ ہوا غیر پہ غش  
عشق نے زور دکھایا ہے تماشا مجھ کو

میں ہوں بد اور ترے نزدیک ہے بہتر ہر شے کبھی مہنل لے ہو سے تو کبھی ساغر سے  
دیکھے آئینہ، چھوئے شانہ لئیں لے درے تیرا تکیہ ہے بھلا مجھ سے کہ منہ لگتا ہے  
تو تو تکیے کے برابر بھی نہ سمجھا مجھ کو

جب تلک زندہ رہا جان رہی تجھ پہ ندا مثل سایہ تری دیوار کے میں گرد رہا  
دھیان کعبے کا بھی آیا نہ ترے در کے سوا نزع میں بھی ترے کوچے کا تصور نہ کیا  
گرچہ آیا درِ فردوس نظر وا مجھ کو

لالہ ماں کام نہ تھا داغِ جگر سے اصلا نکبت و گل کی روش، وصل ہی رہتا تھا صدا  
مثلِ شبیم نہ کبھی اشک نشاں ہوتا تھا خاک اڑاتا ہوں جو ہر کوچے میں مانندِ صبا  
فرقتِ غیرتِ گلشن میں ہوا کیا مجھ کو

عشق میرا اے باور نہیں آتا کیا خوب میں جو گریاں ہوں [تو آئے اے ہنسنا کیا خوب  
 بے قراری ہو مجھے سمجھے، وہ ٹھنھا کیا خوب میں مروں یا رہ، ہو اس کو اچنھا کیا خوب  
 اپنے جینے پہ ہے واللہ اچنھا مجھ کو  
 کرتے ہیں روز فزوں حرمتِ ناسخ، اعجاز رکھتے ہیں مدّٰ نظر شفقتِ ناسخ، اعجاز  
 سب میں کہتے ہیں بٹے عزتِ ناسخ، اعجاز میرا استاد جو ہے حضرتِ ناسخ، اعجاز!  
 کیوں نہ رہے ملے تکمیلِ سخن کا مجھ کو

### قطععاتِ تاریخ

مضمون تازہ جتن، شعرِ لطیف گفتن با خویش برد اے وا، مرزا رفیع سودا  
 تاریخِ رحلتِ او گفتیم بہ تربتِ او امروز مرد اے وا، مرزا رفیع سودا (۱۱۹۵ھ)

کرد ہند از وفاتِ خویش خراب وائے افسوس آصف الدولہ  
 گشت سال وفاتِ آن جمجہاہ ہائے افسوس آصف الدولہ (۱۲۱۲ھ) - ۱

رفت از روی زمیں زیر زمیں آصف رشک سلیمان صد حیف  
 گفت تاریخِ وفاتش ناسخ مردہ این حاتمِ دوران صد حیف (۱۲۱۲ھ)

اے آصف دہراے حاتمِ عصر این فتحِ افغان باشد مبارک  
 کردید سال فتحِ ہمایوں فتحِ نمایاں باشد مبارک (۱۲۱۲ھ) - ۲

ز دنیا والدِ من کرد رحلتِ قرار و صبرِ من ہمراہ خود برد  
 نوشتم سالِ تاریخِ وفاتش بشعبانِ پنجشہمِ ہفتمِ مرد (۱۲۱۶ھ) - ۳

۱- مادہ تاریخ سے مطلوب سنہ برآمد نہیں ہوتا۔

۲- مادہ تاریخ سے سنہ ۱۲۱۰ برآمد ہوتا ہے، جبکہ یہ فتحِ جنگِ دو جوڑا میں  
 آصف الدولہ کو ۱۲۰۹ھ میں حاصل ہوئی تھی، جیسا کہ ناسخ کے ایک اور قطعہ  
 تاریخ (مذکورہ تاریخِ اودھ، نجم الفنی خان رامپوری جلد سوم، ص ۳۲۹) سے بھی  
 مستخرج ہوتا ہے۔

۳- مادہ تاریخ سے یہ سنہ برآمد نہیں ہوتا۔ نیز "ہفتم" کی جگہ "ہفتیں" وزن میں آتا ہے۔

گنگ است این با محیط عالم جز آب یہ هیچ سو نہ بینم  
تاریخ عبورِ خویش از گنگ ناسخِ نبوشت "بجرِ اعظم" (۱۲۲۱ھ)

بناچوں کرد ناسخِ کُنجِ فتری کہ بر روی زمینِ خلدِ برینست  
سروشِ مصرعِ سالِ بنا گفت "مبارک ایں مکانِ بہرِ مکینست" (۱۲۲۲ھ)

مُرد چون آن ماہرو ہرکس بگفت ماہِ کاملِ منخسفِ گردیدِ ہاے  
گفت ناسخِ سالِ تاریخِ وفات "ماہِ کاملِ منخسفِ گردیدِ واے" (۱۲۲۲ھ)

کبھی نہ دیدہ گردوں نے بھی جسے دیکھا کئی وہ صاحبِ عصمتِ زمیں کے پردے میں  
تھی بسکہ صاحبِ عیفتِ ہوا یہ سالِ وفات "نہاں ہے صاحبِ عفتِ زمیں کے پردے میں"  
(۱۲۲۵ھ)

گفت بے اختیار صد افسوس ہر کہ بشنید موتِ خواجہ حسین  
سالِ تاریخِ موتِ او ناسخِ ہاتھی گفت "موتِ خواجہ حسین" (۱۲۲۹ھ)

بست و سومِ رجبِ مہِ شنبہ سوی جنتِ شتافتِ نواب  
تاریخِ وفاتِ کشتِ مرقوم "حدِ حیفِ وفاتِ یافتِ نواب" (۱۲۲۹ھ)

چوں جنابِ وزیرِ ابنِ وزیرِ زمینِ جہاں رفت بہرِ سیرِ بہشت  
بہرِ سالِ وفاتِ او ناسخِ "آہ شد [ہ] لکھنؤ خراب" نوشت۔ (۱۲۲۹ھ)

اللہی تا صد و سی سال ہر روز دو چندان شوکتِ و شانِ تو بادا  
شود ملکِ جہاں زیرِ نگیبتِ رواں چوں بادِ فرمانِ تو بادا  
حشمِ بادتِ دو چند از خیلِ انجمِ زکیواں برترِ ایوانِ تو بادا  
بماند تا بجاِ این قوتِ نطقِ زبانِ ما ثناِ خوانِ تو بادا  
ہمیشہ سبزِ کشتِ آرزویم ز فیضِ ابرِ احسانِ تو بادا  
سرِ آنکس کہ گردد از تو سرکشِ ترِ شمشیرِ برانِ تو بادا  
رقمِ گردیدِ سالِ غسلِ صحتِ مبارکِ صحتِ جانِ تو بادا (۱۲۲۹ھ)

۱- یہ تاریخِ نوابِ سعادتِ علی خاں کی وفات کی ہے۔ تاریخِ اودہ حصہ چہارم (ص ۹۷)

میں ناسخ کا ایک اور قطعہ تاریخِ وفات بھی درج ہے اور یہ ایک مصرع بھی:  
"ہاتفِ بگفت آہ شدہ لکھنؤ خراب"

محمد رضا عزم فردوس بنمود  
 ہ زعد و ورع بود مقدار عہدش  
 دل و ہنہ و چشمہا و دماغش  
 اللہی بخدا م خیر البیریہ  
 دلا سال تاریخ فوت جنابش  
 برای قدوسی شاہ مردان  
 بایقان و عرفان و ایمان جو سلمان  
 کنوز رموز احادیث و قرآن  
 کند عیش جاوید در باغ رضوان  
 بگو "وای ویلا اباذر دوران" (۱۲۲۹ھ)

اول ز جہن گذشت چون مہ دختر  
 تاریخ غم نخست شد "داغ جگر"  
 شد بعد ازین ہلاک چون مہر پسر  
 تاریخ غم دگر شدہ "داغ دگر" (۱۲۲۹ھ)  
 (۱۲۲۸ھ)

بگری داد حق بسید ما  
 نام آبا باو شود روشن  
 خرمی را سزد کہ عام بود  
 فخر اجداد نیک نام بود  
 صاحب جاہ و احتشام بود  
 یک صد و بست سال عیش کند  
 بہ حق نہ ہباتش از ہم آفات  
 حق نہ ہباتش از ہم آفات  
 گو پدر ذاکر امام بود" (۱۲۲۳ھ)  
 گفت تاریخ مولدش ناسخ

حکیم آغا محمد باقر امروز  
 نوشتم سال تاریخ وفاتش  
 برقت از دار فانی وای افسوس  
 "نصیر الدین ثانی وای افسوس" (۱۲۲۳ھ)

خون میشود زدیدہ روان و مصیبتا  
 مہر سپر عزت و قدر و جلال شد  
 سر میزند ز سینہ فغان و مصیبتا  
 امروز زیر خاک نہاں و مصیبتا  
 زین کہنہ عالم گذران و مصیبتا  
 تا کہ وزید ہاد خزان و مصیبتا  
 جان جہاں وحید زمان و مصیبتا  
 لے او نماند عیج نشان و مصیبتا  
 "شد گنم چند علم نہاں و مصیبتا" (۱۲۲۳ھ)  
 خوں میشود زدیدہ روان و مصیبتا  
 مہر سپر عزت و قدر و جلال شد  
 اقلیدس زمان و ارسطوی عہد رفت  
 در عین نصل گل بگلستان عشرتم  
 بگذشت از جہاں و بدلہا گذاشت داغ  
 از حکمت و بدیع و بیان و اصول وقت  
 ناسخ نمود سال وفاتش چین رقم

گیا کیا نوجوان دار فنا سے  
 شہ ملکہ مخا و علم و دانش  
 ہم اوج حیا و زهد و تقویٰ  
 کہ سینہ ہو گیا تھا طور سینا  
 بدل دنیاے دون سے تھا تبر!  
 تو مستقولات میں بھی تھا وہ یگانہ  
 گیا کیا نوجوان دار فنا سے  
 شہ ملکہ مخا و علم و دانش  
 بھرا تھا حق نے ایسا نور معنی  
 تولا تھا فقط ایمان و دین سے  
 جو معقولات میں تھا وہ یگانہ

کتاہیں سینے میں تھیں مثلِ امواج  
وہ درّہ شاہوارِ بحرِ تحقیق  
بقائے حق تھی اس کے دل پر ثابت  
رضینا بالقضا تھی اس کی تقریر  
دلہل اس پر ہے مرگِ نوجوانی  
کہی ناسخ نے اس کے غم کی تاریخ  
تبھر اس کو تھا مانندِ دریا  
پسر تھا میر دلدارِ علی کا  
فنا تھیں اس کے آگے ساری اشیا  
نہ تھی غیر از رضائے حق تمتا  
خدا نے پاک دنیا سے اٹھایا  
”ہوا غایب جہاں سے مہدی اے وا“ (۵۱۲۳۱)

سپہرِ قدر مرشد زادہ کامل  
فلک جاہی کم زد اقبال و دولت  
نہاں در سینہ اش اسرارِ حکمت  
مخترِ گشت و بانگِ تمہیتِ خاست  
جہاں یک بزمِ عشرت شد سراسر  
شگفتنہای خاطرِ راضمان شد  
ہی تاریخ این شادی رقم شد  
جبینش مطلق انوارِ شادی  
بنامش مکہ عالم بناہی  
عیان در جبہ اش صاحب کلاہی  
ز اوج ماہ تاہاں تا بہ ماہی  
بدین دعوی دہد عالم گواہی  
نفسہا چوں نسیم صبحگاہی  
”ہمایوں باد ختم یا اللہی“ (۵۱۲۳۱)

سید عالی ہم والا نژاد  
نورِ شمعِ دودمانِ مصطفیٰ  
دوستدارِ عزتِ خیرالانام  
ہست اندر خالق و خالقِ اویبی مثال  
ہست آن مدوح ہم نامِ علی  
خالقِ او را داد فرزندی دگر  
شد معین از ہی آن نورِ عین  
بیر باشد یا رب این طفلِ سعید  
دولتِ اقبال او پا بندہ باد  
علم نافع باد در تحصیلِ او  
گفت ناسخ سالِ مولودش چنان  
عارفِ حق مالکِ راہِ سداد  
نو بہارِ بوستانِ مرتضیٰ  
مرثیہ خوانِ امامِ تشنہ کام  
خوش لقا و خوش مقال و خوش خصال  
شد بہ ہر کس ذاتِ پاکش منجلی  
بر سپہرِ منزلتِ بادا قمر  
اسمِ جدّ سید ظہیر الدین حسین  
باد بہرِ والدش پورِ رشید  
اخترِ اجلالِ او تابندہ باد  
باد لازمِ در جہاں تفضیلی او  
”تا صدوسی سال باشد در جہاں“ (۵۱۲۳۱)

کاسراں پارِ دگر گردیدی  
بخت و اقبال ترا بندہ بود  
گفت تاریخ مبارک ناسخ  
”کو کبیر جاہ درخشنده بود“ (۵۱۲۳۲)

زهی شهزاده گردون سریری که فرزند تاج سلطنت بود  
نوشتم سال تاریخ وفاتش "در نایاب تاج سلطنت بود" (۱۳۳۲هـ)

چون محمد غنی ز دنیا رفت پنجم غم مرا فشرد گلو  
سال تاریخ فوت او گفتم "رفت ایے ولے قوت بازو" (۱۳۳۰هـ)

#### تاریخ وفات عثمان خان

باشما محشور در روز جزا با ابو بکر و عمر عثمان بود  
سال مرگش کلک ناسخ زد رقم "با ابو بکر و عمر عثمان بود" (۱۳۴۳هـ)

زهی چاهمی لطیفی بحر فیضی که آبش شربت قند و بناتش  
هی تاریخ خضر فکر ناسخ بگفتا "چشم آب حیاتست" (۱۳۳۰هـ)

چون وزیر ابن وزیر ابن وزیر صاحب عدل و سخا و شمشیر  
آصف الدوله بهادر لقبش هست سلطان ایران حبش  
عازم کشتن افغان گردید فوج او سیل بیابان گردید  
هست چون ریک شمار فوجش کرده ارض غبار فوجش  
بسکه اسپش تر ران چالاکست (کذا) بیش فلک الاکلاکست  
جانب غرب چو خورشید ز شرق بر سر فوج عدو رفت آن برق  
فوج دشمن چو صف آرا گردید هدف توپ نصارا گردید  
شد سر لشکر افغان مجبوس لشکرش گشت گریزان مایوس  
آصف عهد ز بس شد خرمند هر یکی گفت باواز بلند  
تم نواب مبارک باشد چیش سرتاب مبارک باشد  
چون ازان معرکه با تم و ظفر داخل شهر شد آن نیک سیر  
خویشتن را هم تزیین کردند بام و در را هم رنگین کردند  
لکھنؤ روضه رضوان گردید کوچهایش چمنستان گردید  
سال تاریخ چنین گشت رقم "هست این قطع گلزار ارم"

— ۱۳۰۹هـ

چون امیر الدوله عالی نژاد سوی جنت شد ز باغ این جهان  
ناسخ معجز بیان سال وفات گفت "صد افسوس حیدر بیگ خان"

سنه ۱۳۰۶هـ



(۳۳۷)

جو در رجب امیر المومنین رفت شده خلد برین ماوای جرأت  
برای سال تاریخ وفاتش رقم زد کلبک "جرأت وای جرأت" (۱۲۳۵هـ)

سنه ۱۲۳۳هـ

●  
بروز جمع داخل شد بفردوس بچیش و عیش مایل شد بفردوس  
ربیع الثانی و بیست و یکم بود که از دنیا قلندر کوچ بنمود  
شده سال وقات او مسحر "با یمان رفت از دنیا قلندر" (۱۲۳۱هـ)

سنه ۱۲۳۳هـ

●

## دیوان دوم

## غزلیات

ہوا جو سے کشی و ہجر سے جگر پر داغ بجائے سے یہ ضرور آبِ لالہ زار آیا  
 ہوں وہ میکش میرے سرے ہی ہوا ساقی فقیر ترکِ دنیا کر کے مینا، شاہ مینا ہو گیا  
 عہدِ طفلی میں بھی تھا غم ہی تفکر اپنا مانگتا تھا کوئی ادھا نہ کبھی باری کا  
 لطمِ زن ہوگا یوں ہی اپنا اگر طوفان ... یہ گلِ خورشیدِ آخرِ نیلوفر ہو جائیگا  
 سن لے ہر کاروں سے اخبارِ زمانہ چار دن آئے ہی بیکِ اجل کے بے خبر ہو جائے گا  
 اب تک وہی ہیں داغِ فراق اپنے شتعل ہم سرکئے نشان نہیں جسمِ زار کا  
 کعبے سے کم نہیں ہے وہ سرتاضِ حاجیو قدرِ خمیدہ صورتِ محراب ہو گیا  
 بہت فراق میں دیتا ہے رنجِ اے قاصد ہمارے دل کو بھی ساتھ اپنے پار لیتا جا  
 جو صحنِ باغ سے اے شہسوار جاتا ہے نس کے ساتھ جلو میں بہار لیتا جا  
 کیا میسرِ خماز میں شو شراب نہ مجھے تشنگی میں آبِ ملا  
 آیا نہیں کب سے آہِ قاصد کیا بھول گیا ہے راہِ قاصد  
 بے وفا کی قدر کیا ہو با وفا کے سامنے خاک کے ہوتے کبھی آیا نہ مجھ کو زورِ پسند  
 جب نظر آتا ہے آنکھیں ہی چرا جانا ہے وہ آگیا ہے دل ہمارا ہائے کس بے دید پر  
 اے دل سے لٹائے یارِ مشکل ہو کاش لٹائے یارِ قاصد  
 ہے چمن میں چو تر گل، میرے بدل میں چو شرِ خون اے جنوں ہمارے نظر آتے ہیں، سامانِ بہار  
 ہوتے ہیں گلین، قدم ہوتا ہے سرفوخِ القلم دوش پر لکھے نہیں جاتے ہیں عصیاں ہر برس

ہلا دیا ... مجھے جھوٹا جو پانی ساقی نے چڑھا یہ نشہ کم جس کا کبھی اتار نہیں  
 ساقی نے جو اس گل کی جدائی میں دیا جام سوج رہے کلرنگ ہوئی خار گلے میں  
 مے ناخن بریدہ ترا، تیغ سے زیاد ٹوٹا تراشنے میں تو خنجر سے کم نہیں  
 چاند سورج ہیں ہتھیلی اور تلوا ناؤں کا ناخنوں کے بدلے رکھتے ہیں ستارے ہاتھ پاؤں  
 پنچہ پا کی چمک ایسی کبھی دیکھی ہیں نصیب ہم یہ پنچہ خورشیدِ ناباں پاؤں میں  
 رونے دو، روتا ہے اس گل کی تمنا اگر یہیں، پوشمہ اگر گلِ چشمِ دشمن میں نہیں  
 دیکھتا ہوں دیدہ باطن سے عکس روئے دوست ہے بجائے دل، ازل سے مری پر میں آئینہ  
 کر دیا ہے زرد ایسا رنجِ فرقت نے مجھے سرے رتو سے ہوا ہے چشمِ بیمار آئینہ  
 بھاگتا ہے تو لگائے لیے جاتا ہے مجھے آواز اقرار بھی ہے، غمزہ انکار کے ساتھ  
 نہیں جاتی ہیں تصور سے نگاہیں تیری شکل سزاگ مری آنکھوں میں تیرے تیر رہے  
 عندلیبیں کہتی ہیں وہ دستِ رنگیں دیکھ کر شاخِ سرخاں میں اب اپنا آشیانہ کیجیے  
 جس طرح ہے وہ مکاں، یہ بھی تو ہے تیرا مکاں دل میں بھی اب تیری دیواروں سے روزن چاہیے  
 داغباٹے یاس کی سوزش خوش آتی ہے مجھے غسلِ میّت میں بھی کچھ حاجت نہیں کافور کی  
 باں صیغدم ہے طولِ شبِ ہجر کی ہوس گویا کہ تیری میں ہے تمنا شراب کی  
 آتشِ رنگِ حنا سے ہو گیا بویاں بیٹر ہاتھ میں تیرے صنم کوئی مستدر چاہیے  
 بار کے دروازے سے کہو نکر اٹھوں، میں ناتواں بازو اس کا قوتِ بازو نظر آتا مجھے  
 محتسب سے دخترِ رز کو چھپائیں کیوں نہ ہم چاہیے پیرِ نغانِ حرمت تری ناموس کی  
 زندہ جاوید میں بھی چاہیے نسبتِ ضرور تا کجا گوروں کے مردوں کو پکارا کیجیے

آگ میں پڑجاتی ہے جو چیز، ہو جاتی ہے پاک ہاگ ہے میری نگر اس رونے آشناک سے

غیر یاں کوئی نہیں اپنے سوا دال اس پر لا تسبوا الدھر ہے

بیڑی ہے خاردار، نہیں جیسے خار دشت الفت نبھی جنوں، سرے پاؤں سے خار کی

لاکھوں ہی گوشہ گیروں کے ابرو نے خون کیے ہر چند یہ کمان ہے بے تیر، بار کی

عجر میں میرے دھن سے آشنا جائے ساغر سابقا خمیازہ ہے

کلکوں اکر بھگاؤ مجھے قتل کر کے تم مثل غبار میرا لہو ساتھ از چلے

بحرِ اضمیر میں، و توجہ پر سناہ تاباں ڈوب جائے جاہِ کنگماں میں نہ کیوں کر سناہ کنگماں ڈوب جائے

آگیا ہے یاد وہ سروِ چراغاں باغ میں اس قدر روؤں کہ ہر سرو و گلستان ڈوب جائے

تیری آرزو ہو، اکر آرزو ہو یہی آرزو ہے، اکر آرزو ہے

### قطععات تاریخ

بہر بابوس جگر بند نبی زوجِ علی  
سال تاریخ و فواتحِ خردہ ناسخ گفت  
زین جہاں رفت بفر دوس (کذا)  
”ہی ہی آدیت بست و یکم شہر سوم“ (۸۱۲۳۹)

علامہ مصر زین جہاں رفت  
بوذر [ز] زمان گذشت افسوس  
او پرور مرتضیٰ علی بود  
برہانِ خدا بخلق بودہ  
سرزا کاظم علیت اسمش  
شبہا بہ نماز زندہ سی داشت  
او عاشقِ آلِ مصطفیٰ بود  
جان از تن او بہ طوس رفت  
علمِ تم و حدیث و قرآن  
تاریخ و فواتحِ آن محقق  
زین دشت بہ گلشنِ جنان رفت  
سلمان ز جہاں گذشت افسوس  
مولایم بود و ہم ولی بود  
بے مثل بخلق و خلق بودہ  
چون روح لطیف بود جسش  
رایت بہ جہاد و نفس افراشت  
او عاشقِ صادقِ رضا بود  
یعنی پشی ہای بوس رفت  
شد ختم بران معینِ ایمان  
جستم ز طبیعتِ مدقق

آواز آمد ز چرخِ اطلس "وی رفت بشمہ مقدس" ۱- (۱۲۵۱)

روز بست و ششم مہ پنجم حاتمى رفت زین جہاں صد حیف  
گفت تاریخِ فوتِ هاتقِ غیب "حیف نواب میرخان صد حیف" (۱۲۵۰)

لہ الحمد کہ بشگفت امروز گلِ بستانِ جنابِ زہرا  
بہمین بسورِ وزیرِ اعظم دخترى پاک خدا کرد عطا  
گفت تاریخِ ولادتِ هاتق "مثلِ مریم بچہاں شد پیدا" ۱۲۳۲

ساخت مرزای عزیز القلم چون ہی مسکنِ خود کشتامہ  
سالِ تاریخِ بنایشِ ناسخ زد رقم "ہست ہمایوں خان" ۱۲۳۳  
ز سیلادِ مرزا محمد دلم بشادی و عیش و طرب شد قرین  
خرد گفت تاریخِ مولودِ او "الہمی مبارک بود بختِ این" ۲۰۸۱۲۳۳  
بہامِ مبارک کرد تعمیر چہ دولتخانہٴ مسعود مرزا  
نہشتم سالِ تاریخِ بنایش "ہمایوں باشد این تعمیر اللہما" ۱۲۳۷

نرلا میرزای من از لکنؤ نمودہ بسوی بریلی سفر  
جدائی میانِ من و آن جناب شدہ ہجدم پنچشم سفر  
جدائی او ہم گوارا نبود ولی برد با خود مہ سالہ ہسر  
کہ بودی مرا روز و شب در کنار ز نظارہ اش بود نورِ نظر  
گریزان غمِ دین و دنیا ز من شدی تاہ یکپاس شب از سحر  
رخ از زلف بود اختر (کذا) کفرِ پای او بلکہ شمس و قمر  
بگہوارہ کردی سخن چون بسیم با آدم بدادی حیاتِ دگر  
مرا کار با گریہ ہی او چو است چو فریاد او ہست شورم ہسر  
ہرون آورد دم بدم طفلِ اشک برای تسلیٰ من چشمِ تر  
کند تیغِ غم بند بندم جدا باں نیشکر دوست چون نیشکر  
دلم گشت ہر خون بزنگر اثار جو انگور یک آبلہ شد جگر

۱- مرزا کاظم عسی کی وفات پر کہے ہوئے اس قطعہ تاریخ کے اشعار نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، ۶۔  
غیر مطبوعہ ہیں۔ بقیہ مطبوعہ اشعار نقل کرنے کا مقصد تسلسل اور معنویت کو برقرار رکھنا ہے۔

۲- سادہ تاریخ سے یہ سہ مستخرج نہیں ہوتا۔

اللہی ز آفات محفوظ باد یحقر دو فرزند خیر البشر  
جوان گردد آن دلریا بلکہ پیر بعزت و بجاہ و بشان و بفر  
بود سالک فوج و کوس و علم بود صاحب علم و فضل و ہنر  
ہی سال تاریخ کوچ سعید بگفتا خرد "یا الہی ظفر" ۱۲۳۷ھ

مژدہ باد اے میرزای صاحب علم و حیا شد بانضال خدای ماہ و ماہی دستخط  
سال تاریخ سعید ابن نویدہ یا امید زد رقم ناسخ "ہمایوں باد النہی دستخط" ۱۲۳۸ھ

تہ الجند و الثنا و التسلیم فرمود عطا بعیرزا پور مہین  
ہم سال مبارک وہم اسم مسعود ناسخ بنوشت "میرزا فخرالدین" ۱۲۳۳ھ

غنی شوال کی جو پانچویں کو ہوا کشمیر کا عازم یکایک  
ہوئی تاریخ ناسخ اس سفر کی سفر کشمیر کا ہووے مبارک" ۱۲۲۱-۱۲۲۱ھ

از خسوف این شب چہاردم در نظر غای شد شب تیرہ  
سال تاریخ خامہ ناسخ زد رقم "وای شد شب تیرہ" ۱۲۳۸ھ

چون ساخت امام باڑہ عالی شان از مال حلال صاحب جود و کرم  
سال تاریخ این مقام تعظیم دل گفت کہ "روضہ امام عالم" ۱۲۳۳ھ

چون ساخت ضریح اقدس پاک خالی ز ریا غلام حیدر  
بہر سالش ز کلک ناسخ گردید رقم "ضریح اطہر" ۱۲۳۳ھ

پناہی زین خسوف ماہ بارب کہ مردم را کہان حشر گردید  
بگو ناسخ برای سال تاریخ "ہویدا این نشان حشر گردید" ۱۲۳۳ھ

چون نفس نبی ممد باشد بر نفس شدیم غالب امروز  
ناسخ گفتیم سال توہ یارب شدہ ایم تائب امروز ۱۲۳۰ھ

چو خان ذی چشم گویا تخلص بہار گلشن خلق و سروت  
بلنگ عرصہ ہر ہول و ہیجا نہنگ بحر خونخوار شجاعت

مزاجش را بهر حال اعتدالست  
 دلی از حد گذشت اندر سخاوت  
 یا فضالِ خدا غسلِ شفا یافت  
 دلِ بُرداغِ ما شد باغِ عشرت  
 خرد تاریخِ غسلِ صحتش گفت  
 "انلها خانِ ما بادا بصحت" ۱۲۳۷ هـ

خدایا خانِ ما بادا بعزت  
 میانِ بندگانِ بادشاهی  
 رقم گردید ناسخِ سالِ فصدش  
 "بخانصاحب مبارک فصد النبی" ۱۲۳۷ هـ

یافتی از وزیرِ عند گوژی  
 ای امیرِ حری بساعت نیک  
 کلکِ ناسخِ نوشت تاریخش  
 "شد عطایِ گوژی بساعت نیک" ۱۲۳۷ هـ

همچو آبائی کرامِ خویش و اجدادِ عظام  
 واجب التوقیرِ خواجمِ بادشاهِ ما بود  
 طبعِ ناسخِ بهر سالِ مولدِ مسعودِ او  
 گفت "النهی پیرِ خواجمِ بادشاهِ ما بود"  
 ۱۲۳۷ هـ

زهی تنجی که اندر خوابگاهی  
 نه بهرامِ فلک دیده چنین فتح  
 زبانِ تیغِ کلکم گفت تاریخ  
 "بنامِ عسکری گردید این فتح" ۱۲۳۸ هـ

بمروا محمد رضا کو خدا  
 همایون کند کد خدائی خدا  
 کند زود اولادِ صالحِ عطا  
 عنایش مبدل شود از غنا  
 ترقیِ جاهش شب و روز باد  
 شبِ قدر شب، روز نوروز باد  
 بهر جنگ باشد ظفر یاب او  
 چو خورشید باشد جهانتاب او  
 دلا سالِ حاصلِ یکایک شده  
 "بگو جشنِ شادی مبارک شده" ۱۲۳۸ هـ

تخت خود شاهِ زمن بعد از ترا یوسف گرفت  
 زود ازینجا تا بایران حکمِ وی نافذ بود  
 یا امیرالمومنین شاهِ نجف شیرِ خدا  
 بر سرِ فقهور و خاقان حکمِ وی نافذ بود  
 بر هم روی زمینِ بهر رسولِ عاشمی  
 همچو خورشید درخشان حکمِ وی نافذ بود  
 چون سکندر دایماً در هفت اقلیمِ جهان  
 زبردِ چترِ هفت ایوان حکمِ وی نافذ بود  
 سالِ تاریخِ جلوسِ منیمت مانوسِ اوست  
 یا النبی چون سلیمان حکمِ وی نافذ بود  
 ۱۲۳۸ هـ

سر شاهانِ عهدِ شاهِ زمن  
 شیرِ میدانِ رزمِ قلمِ شکن  
 غازی دین، حیدر، شش نام  
 حامی دینِ احمد است مدام

تاج او همچو مهر رخشان است  
 معذلت گستر است چون کسری  
 چون باورنگ سلطنت پند است  
 تا ابد باد، بادشاهی او  
 فکر سال جلوس بنمودم  
 زبر و بینات بشمرد  
 اندرین سلک نظم دُر ستم  
 "خلدالله سلکم" گفتم ۸۱۲۳۳

از قدوم جناب شاه زمن  
 بهر سال مبارکش ناسخ  
 یافت توقیر خیم بر مثل  
 کرد تحریر "خیم بر مثل" ۸۱۲۳۲

چو مسجد شد بنا الله اکبر  
 به ناسخ گفت هاتف سال تاریخ  
 بحکم حضرت ظلّ الاهی  
 "بنا شد مسجد پرنور شاهی" ۸۱۲۳۸

ای بادشاه غازی ای تاجدار عادل  
 از روی بینات و هم زبر سال تاریخ  
 حکم تو کرد تعمیر موق محل مبارک  
 ناسخ نمود تحریر "موق محل مبارک"

شاه زمن خدیو جهان سایه خدا  
 از روی بینات و زبر سال اینعرن  
 تصری جهانمای بنا کرد چو سما  
 هاتف بگفت "باد مبارک جهان نما" ۸۱۲۳۱

بحکم حضرت شاه زمن تعمیر شد قصری  
 ز قصر لاجوردی از برای سال تعمیرش  
 کم مانندش ندیده هیچکس از ماه تا ماهی  
 ندا آمد "همایون باد این قصر شهنشاهی"

۸۱۲۳۱

حضرت شاه زمن ظلّ الله  
 باد همچو خضر عمرش جاودان  
 شد بحکم محکمش قصری بنا  
 قصر کی باشد برقت این چنینی  
 در عمارت آب حیوان ریختند  
 شمسها چون شمس می دارد ضیا  
 همچو باب باغ رضوان هردر است  
 سال تاریخ همایون راست راست  
 بادشاه عدل گستر دین پناه  
 چون سلیمان حکم راند در جهان  
 کز خجالت قصر گودون شد دونه  
 شد نزول عرش اعظم بر زمین  
 خشتها بر لعلمها دارد شرف  
 بلکه باشد شمس از خجالت سما  
 هرنگهبان همچو رضوان برادر است  
 گفت ناسخ "شاه جهان قصرها ست" ۸۱۲۳۱



- خداوند نواب دستور اعظم کاند عیش صد سال با تندرستی  
 خرد گفت سال همايون صحت "الطبی بود داره تندرستی" ۸۱۲۳۸
- یافتی خلعت نیابت را روز افزون شواد جاه و جلال  
 بهر نذر جناب تو ناسخ گفت تاریخ "خلعت اقبال" ۸۱۲۳۳
- شکر آن شانی که در یکدم نور جسم مرا شفا بخشید  
 سال غسل شفاي آن مسعود عاتقی گفت "باد غسل سعید" ۸۱۲۳۱
- صد شکر میں بیگ کیا بلا سے یارو یہ مقام تہیت سے  
 تاریخِ بلانے ناگہانی عاتقی کہی کہ "ذیریت سے" ۸۱۲۳۵
- خان عالی نسب و پاک نژاد صاحب سیف و سناں و دہ داد  
 تیغش آن برق کہ خون بار انتست دستش آن ابر کہ در افشانتست  
 ذات او عقل مجسم آمد رای او صائب و محکم آمد  
 نور قلبش ز علوم نافع سپر جرأت ز جنبش ساطع  
 باطنش زهد و تنعم ظاہر دامنش از گل دنیا طاهر  
 دست ہمت بزر آلود ازان کم بجز زر نبود جود عیان  
 ورنہ او کی سر دنیا دارد روی دل جانب عقیل دارد  
 عدل او شرع پیہر باشد خویش و بیگانہ برابر باشد  
 سیم و زر بخشد و منت نهد مزد بی رنج مشقت بدهد  
 دست او وقف جہاد اصغر دل او محور جہاد اکبر  
 فدوی خاص وزیر اعظم خاص اخلاص وزیر اعظم  
 سرور لشکر اہل اسلام روح در پیکر اہل اسلام  
 چشم او ہست حیا آلودہ دل او ہست وفا آلودہ  
 وعدہ اش صادق و عہدش واثق زین حشم ہست زیادہ لائق  
 نظم او وزن فصاحت دارد نثر او سجع بلاغت دارد  
 سی چکد عشق ز ہر مصرع او نور صد سپر بہ ہر مطلع از  
 قصہ عشق ہم دیوانش داستان دل او دستاش  
 دفتر نظم مرتب فرمود گلشن نظم مرتب فرمود  
 سال اتمام و سن ترتیبش گفت دل "ہست کتاب دلکش" ۸۱۲۳۲

النبی خطا کردم و ظلم کردم      بکشم دو بوزینه اے وا بیکدم  
 پخش و بپخشای بر حال زارم      امیدم بر آید من امیدوارم  
 نظر بر سیم کاری من مغربا      نظر بر تم کاری من مغربا  
 عنایت بکن زود توفیق خیرم      بکم رسان و بکن هدم دیرم  
 بت خود پرستی من زود بشکن      خم جوش مستی من زود بشکن  
 بشوزاب الطاف روی سیاهم      بعشتم ترحم نگر بر گناهم  
 بروح جناب شفیع قیامت      بروح اریکم نشین امامت  
 مجیب دعا شوکتوں مفرم من      تو غفار هستی و مستغفرم من  
 دلہ گفت تاریخ با آہ و یا رب      "بکن خون بوزینگان سفہ یا رب" ۸۱۲۳۲

چہرہ شدہ گریبہ مانند گویہ      چونند ذن سلطان عالی جناب  
 رقم گشت تاریخ این واقعہ      "نہاں نہد بریر زمین آفتاب" ۱۰۸۱۲۳۱

رہت ز غار فنا عبدالرزاق      عاشق بادا عالی ہاشمی  
 گفت ناسخ مصرع سال وفات      "حشر باشد تا نبی ہاشمی" ۲۰۶۱۲۳۳

حیدر علی ہاتف خوش فکر و بلیغ      در عہد شباب مرد از بق ہیبت  
 ناسخ بکمال غم نمودم چون فکر      "ہاتف ز جہاں برقت" شد سال وفات ۸۱۲۳۳

شد ز دنیا بیکم مریم صفات      یا شفیع المذنبین مغفور باد  
 از حساب بینات و زیر سال      گفت دل با فاطمہ محشور باد ۸۱۲۳۴

افسوس صد افسوس کہ مرزای جوان مرد      بیمار شدہ ہائز دہم ماہ محرم  
 چون وقت عشا مرد، شدہ سال وفاتش      "صد حیف شب شانزدہم ماہ محرم"  
 ۸۱۲۳۵

چون نجابت شاہ زین عالم گذشت      جذب و کشف خویش را با خویش بزد  
 سال تاریخ وفاتش ہر عقل      گفت "تطب نکتہ امروز مرد"  
 ۳۰۸۱۲۳۵

۱- مادہ تاریخ سے ۱۲۲۰ مستخرج ہوتا ہے۔

۲- مادہ تاریخ سے ۱۲۳۶ نکلتا ہے۔

۳- مادہ تاریخ سے سنہ مذکورہ نہرآمد نہیں ہوتا۔

هر کس که کند صبر بمرگ اولاد بروی صلوات هست و رحمت ز اله  
تاریخ وفات او نوشته ناسخ "لخت دل والدین ای وایله" ۱۲۳۵ هـ

### پسر مرزا جعفر علی قصیح

خفته در پهلو پدر ناگه شد فنا وای میرزا کاظم  
سال تاریخ این غم جانکاه گفت دل "های میرزا کاظم" ۱۲۳۵ هـ

### ایضاً ۵

یوسف در خواب شد حیف به کلکتہ کم غیرت سہتاب شد حیف به کلکتہ کم  
مصرع سال وفات خام ناسخ نگاشت "گوهر نایاب شد حیف به کلکتہ کم"  
۱۲۳۳ هـ

### مرزا پیر علی زوار

ناگه جناب سید ذی اخلاق بنمود ازین جهان سفر صد افسوس  
تاریخ وفات او نوشته ناسخ "بست و دوم ماه صفر صد افسوس" ۱۲۳۵ هـ

سحر یازدهم بود و سه ذیقعدہ کہ بمر آہ صد افسوس حسین الدین خان  
مصرع سال وفاتش بنوشتم ناسخ "وا ویلاہ صد افسوس حسین الدین خان"  
۱۲۳۳ هـ

جهان را بفقدان تحسین علی خان شده بر زبان های نواب ناظر  
جو رفتیم در فکر سال وفاتش بگفتا خرد "وای نواب ناظر" ۱۲۳۵ هـ

نشانی نماند از امیران سابق چورفت از جهان های قاسم علی خان  
دلا از پی سال تاریخ فوتش بگو "سرد ای وای قاسم علی خان" ۱۲۳۳ هـ

### مجتهد العصر

ای وا جناب میر دلدار علی در باغ جهان بود درخت پر بار  
رویش چو گلی بود که پژمردن آن بنمود گلستان جهان را پر خار  
از سرو قدت بست قدر سرو چمن وز نکمت موخون جگر مشک تبار  
در محفل خود داد فصاحت می داد چون بلبل نغمه سنج اندر گلزار  
بهر قطع دلائل فوج عدو با تیغ زبان خود نمودی پیکار  
تصنیف نمود چون عماد الاسلام شد محکم امام دین احمد بسیار

ابن عربی کا شہ جرجر بسفر از بیمہ شہابہ ثاقبہ صاعقہ ہار  
حاضر پدرش ہیل سواران بودند لیکن نشدہ گاہ سر سوری ہار  
از مدت دہ سال عمیں حالش بود (کذا) خفقان ہمیشہ می داد آزار  
تاریخ وفات او نوشتہم ناسخ "وی آہ ہمدرد مقتدای ابرار" ۸۱۲۳۵۔

تاریخ وفات دختر شیخ محمد علی عرف شیخ مداری بکا تخلص

دوست دارم ہمرگہ دختر خویش آہ می گفت عای دختر ہای  
سالہ تاریخہ این غمہ جانکاہ عاتقی گفت "وای دختر وای" ۸۱۲۳۸

جووان از رنجہ فالجہ در گذشتہ مد افسوس انبیا خاں وای افسوس  
رقم زد کلمک تاریخہ وفاتش "مد افسوس انبیا خاں ہای افسوس" ۸۱۲۳۹

زین جہان ہیر عسکری خاں دوش ہای عیہات نوجوان رفتہ  
گفت سالہ وفاتہ او ناسخ "وای عیہات نوجوان رفتہ" ۸۱۲۳۹

شدہ قتل امروز آغا توکل مع ہور و ہور ہسر وا دریغا  
ہی سالہ تاریخہ در گوشہ ناسخ خرد گفت "ای وای افسوس آغا" ۸۱۲۳۷

### مجتہد العصر

شد ز دنیا مولوی عبدالعزیز ہای فخرالدین رازی بود ہای  
گفت ناسخ سالہ تاریخہ وفات "وای فخرالدین رازی بود وای" ۸۱۲۳۹

### ایضاً

شاہ صاحب چو گذشتند سوالی گفتند کاشف معنی قرآن و احادیث ای وای  
سالہ تاریخہ وفاتش بنوشتہم ناسخ "حیف ای عالم فرقان واحادبتہای وای"  
۸۱۲۳۹

### ولہ ایضاً

گشت از مرگہ مولوی صاحب ظفرہ ستیان شکت ای وای  
دز غمہ او چنان زدند سنگ کہ سرہ ستیان شکست ای وای  
ماتمہ او ہزار نشترہ غم ہیرہ ستیان شکست ای وای

۱۔ اس مادۃ تاریخ سے درست سنہ ۸۱۲۳۵ مستخرج نہیں ہوتا۔ البتہ مصرعہ تاریخ کو

"ای آہ کہ مُرد مقتداہ ابرار" پڑھا جائے تو مطلوبہ سنہ نکلتا ہے۔

به چه روزانه خون را از ایشان  
غدهای شکیان شکست ای وای  
صریح سال رحلتش گانم  
"گمراه شکیان شکست ای وای" ۸۱۲۳۹

میر افضل علی افضل ز ایمن  
نسیب بروج سپهر ایمان  
صاحب کدیس و نوا و لشکر  
داشت انگر جلو خویش ظفر  
بود چون طالب دیدار عینی  
زین جهان رفت به دربار علی  
منزلش چنت ماوا بنمود  
عیش در سایه طوبی بنمود  
قلب او معبودات می بود  
دست او صرف سخاوت می بود  
بود او عاشق اولاد علی  
بدلش داشت غم آل نبی  
گشت تاریخ وفاتش مشهور  
"باد با شاه شهیدان محشور" ۸۱۲۴۰

زین جهان میر ابوالحسن ناگه  
بست و هشتم نمود عزم چنان  
بود روز وفات شاه رسل  
کم ز دنیا گذشت با ایمان  
راکب کشتی نجات شده  
سایح بحر رحمت رحمان  
بهد و متنی و مومن بود  
باد محشور با شم مردان  
بهر سال وفات آن مرحوم  
گفت دل "های آخر شعبان" ۸۱۲۴۰

شد فنا میر ابوالحسن ای وای  
داد داغ غمش به من ای وای  
ماه شعبان شب دوشنبه بود  
کم ز قصر بهشت او آمود  
بود چون های بیست و هشتم  
سال شد "وای بیست و هشتم" ۸۱۲۴۰

### تواریخ وفات مرزا قتیل

بود مرزا قتیل صد افسوس  
مونس و غمگسار و صاحب ما  
سال فوتش بهشتی او ناسخ  
گفت "خواییده است جانب ما" ۸۱۲۴۳

### ایضاً

آرام و قرار و صبر و تاهم  
هیجات قتیل برد ای وای  
تاریخ وفات او نوشتم  
"هیجات قتیل مرد ای وای" (۸۱۲۴۳)

صم مرزا قتیل از دنیا  
عزم بخت نمود واویلاه  
سال تاریخ رحلتش ناسخ  
"گفت استاذ بود واویلاه" ۸۱۲۴۳

### ایضاً

زین جهان رفت بفر دوس قتیل  
بود کو پشت و پناه شعرا  
سال تاریخ وفاتش ناسخ  
زد رقم "شاهشاه شعرا" ۸۱۲۴۳

## ایضاً

رفت مرزا قتیل از دنیا جگرم سوخت خاطر امسود  
کلیک ناسخ نوشت تاریخش "شاه شاعران هند ہمد" ۱۲۳۳ھ

## ایضاً

وا درینجا کرد رحلت زین جهان مرزا قتیل صاحب طبع بلند و شاعر معجز بیان  
بود یکتا عالم علم و عروض و قافیہ ناشت علم ہم ریاضی ہم بدیع و ہم بیان  
با نظمی بود در نظم لطیفش ہم کلام بود با سندی بہ نثر آبدارش ہم زبان  
سی دہم او را اگر ترجیح بر حاتم بجاست بود با . . زمان حاجت-روای مرد سن  
کرد ناسخ سال تاریخ وفات او رقم "طوطی ہندوستان گردید طویلی آشیان"

۱-۱۲۳۳ھ

## ایضاً

عزم جنت کرد چون مرزا قتیل شد خزان در بوستان شاعری  
گفت ناسخ سال تاریخش کہ "ہای آفتاب آسمان شاعری" ۱۲۳۳ھ

## ایضاً

تیرہ چون کور شد از مرگ قتیل دہر در چشم من ای واویلاہ  
سال تاریخ وفاتش گفتم "شمع بزم سخن ای واویلاہ" ۱۲۳۳ھ

امروز ہمد آن غریب اللہ شاہ گوداشت جوخوی خود سراہای غریب  
سال قفدان آن عجب الخلفت ناسخ تحریر کرد "ای وای غریب" ۱۲۳۰ھ

دفن گردیدہ بصحن مسجد تعمیر خوبش چون اللہی جان کہ بودش بزبان اہل بیت  
سال تاریخ وفاتش وقت تاثیر دعا گفت دل "گرد اللہی حشر او با اہل بیت"  
۱۲۳۰ھ

## والد ماجد فقیر محمد خان بہادر

زین عہد شد بلند خان امروز ذرہ تا آفتاب خویش رسید  
سال تاریخ رحلتش ناسخ "تور اللہ مضجہ" گردید ۱۲۳۰ھ

## ایضاً

چون رفت بلند خان ز دنیا در خلد بریں نمود ملوہ  
سال تاریخ رحلت او ناسخ بنوشت "غرہ ای وا" ۱۲۳۰ھ

۱. مادہ تاریخ سے ۱۲۰۰ھ مستخرج ہوتا ہے، جب کہ مطلوبہ سنہ ۱۲۳۷ھ ہے۔

۲. مادہ تاریخ سے مطلوبہ سنہ برآند نہیں ہوتا۔

(۳۵۱)

ایضاً

شد ز دنیا بلندخان بہ وجبہ های افسوس سر بلند سخی  
گفت سال وفات او تاسخ "وای افسوس سر بلند سخی" ۱۲۳۰ھ

ایضاً

فردوس میں غرہ رجب کو لاریب پہنچا ۷ بلندخان بہ دین اکمل  
تاریخ وفات کی بہ میں نے لکھی "۷ آخر روز جمعہ یوم اول" ۱۲۳۰ھ

خوش دامن خواجہ وزیر

زین جہاں رفت مومنہ امروز بہر گنگشت یوستان بہشت  
سال تاریخ خامہ تاسخ "ہای خوشدامن وزیر" نوشت ۱۲۳۰ھ

مظہر را سجادہ نشین • بودہ شاہ غلام علی  
سال وفاتش شد مرقوم "واویلاہ غلام علی" ۱۲۳۰ھ

شاہ چہڑا

ہر کسی امروز دارد بر زبان آہ واویلا چہڑا مجذوب مرد  
از برای سال تاریخ وفات • مانقی گفتا "چہڑا مجذوب مرد" ۱۰۰۲۳۰ھ

شد اخراج عدو اللہ امروز دلا این مژدہ از ہر کس شتغتم  
ہی تاریخ اخراجش بہ ہر کس "شد اخراج عدوی ما" بگنتم (۱۲۳۰ھ)

وی شندم کہ شد از دار فنا بہ عدم شیخ رحیم اللہ های  
سال تاریخ وفاتش تاسخ زد رقم "شیخ رحیم اللہ های" ۱۲۳۰ھ۔۔

طالب علی خان عیشی

خواب از چشم و قرار از دل و ہوش ار سما زین جہاں سوی عدم آہ بخود عیشی مرد  
تیم ماہ جو شد سال وفاتش گردید "حیف ماہ صفر و ہانزدہم عیشی مرد"  
۳-۱۲۳۰ھ

ایضاً

آہ طالب علی عیشی رفت ناگہاں زین نرای رنج و سخن  
مرضش ہیضہ وہای ہود کہ ازان رفت جان او از تن  
بود ای وای طہم سوزونش بلبل نقہ سنج باغ سخن

۱- مادہ تاریخ ۷ ۱۲۳۰ھ برآمد ہوتا ۷۔

۲- مادہ تاریخ ۷ ۱۲۳۵ھ برآمد ہوتا ۷۔

۳- مادہ تاریخ ۷ مطلوبہ سنہ برآمد نہیں ہوتا۔

- از بہار کلام رنگیش می شدی بزم شعر رشک چمن  
گفت سال وفات او ناسخ "ہای افسوس ای سخنور من" ۱۲۳۰ھ
- حیف مد افسوس مد افسوس حیف از قضا ناگاہ قاسم کشتہ شد  
بہر سال این غرای جان گزا گفت ناسخ "آہ قاسم کشتہ شد"  
۱۲۳۶ھ
- آہ از درد چکر در یک دم رفت ازین دارفنا میر حسین  
گفت تاریخ وفاتش ہاتف "ہاد یازین رسول الثقلین" ۱۲۳۹ھ
- شد رھا از بند جسم آزاد خان چون ملک بست آشیان اندر چنان  
سال پرواز حمام روح اوست "ہاد معشر ہا شفیع اصیاب" ۱۲۳۹ھ
- در عہد شباب لائق اندر دہلی شد عازم آن عالم از این عالم وای  
تاریخ وفات او رقم زد ناسخ "افسوس افسوس مرد شاگردم وای" ۱۲۴۰ھ
- ہنجمہ بست و ہنجت از چمادی نخت میر سید احمد از دنیا شدہ سوی بہشت  
کلک ناسخ سال تاریخ وفات آن بزرگ "کوچ بندود از مسافر خانہ دنیا" نوشت  
۱۲۴۱ھ
- مرد خواجہ حسن سوداگر چاک کردیم گریبان جو کفن  
گفت تاریخ وفاتش ناسخ "مرد خواجہ حسن نائب من" ۱۲۳۶ھ
- بود چون ہیرو ائمہ دین از چنان رفت میر اسماعیل  
نکر سال وفات یافت کہ "ہای از جہان رفت میر اسماعیل" ۱۲۳۳ھ
- نعم طفل شیر خوارہ شدہ ہمد مہم آہ و نالہ و شیون  
گفت سال وفات او ناسخ "آفت تازہ آمدہ بر من" ۱۲۳۶ھ
- عالمی در دمدہ من شد سیاہ چون بہ جنت میر بدرالدین ہرفت  
شد ہمیں از خام ناسخ رقم سال رحلت "میر بدرالدین ہرفت" ۱۲۳۳ھ
- تو ہستی رؤف اوست عبدالروف برای علی یا النبی بیخش  
شدہ سال تاریخ فوتش رقم "برای نبی یا النبی بیخش" ۱۲۳۶ھ



- شیخ ذی دانش محمد روشن آه عازم ملک عدم شد زین سرای  
گفت ناسخ مصرع سال وفات "شهر شوال و شب آدینر های" ۱۲۳۶ هـ
- زین دار فنا حمایت الله خان رفت شد باد شیب وجود و خلتش جانکاه  
تاریخ وفات آن مهذب ناسخ گو "واویلا حمایت الله خان آه" ۱۲۳۶ هـ
- زهی حضرت بیگم ما که هر دم دهد خلق بر عفت او گواهی  
رقم کرد ناسخ سنه این وفاتش "بمحرش بود با خدیجه النبی" ۱۲۳۳ هـ
- های مرزا علی محمد وای روی چون ماه خود به خاک نهفت  
سال تاریخ ابن الم ناسخ "حیف هیجات وا ثبور" بگفت ۱۲۳۳ هـ
- در کفن پنهان چو شد آن جسم نور خاک افشا ندند بر سر شیخ و شب  
سال تاریخ کفن پوشیدنش گفت دل "هست آفتابی در محراب" ۱۲۳۳ هـ
- بگفت آفرین باد حشوم خدا با بحق پیمبر به شاه شهیدان  
تو هم ناسخ از بهر سال وفاتش بگو "باد محشر بشاه شهیدان" ۱۲۳۳ هـ
- میر نوروز علی یافت وفات زین جهان شد به چنان عهد شباب  
گفت تاریخ وفاتش هاتف حیف رقم ز جهان عهد شباب (۱۲۳۳ هـ)
- مرزا مغل کم بود دلا اوستاد ما امروز رفت سوی چنان وا مصیبتاه  
کردیم بهر سال وفاتش چنین رقم شد مهرزای ما ز جهان وا مصیبتاه" ۱۲۳۳ هـ
- فخر الاسلام زین جهان رفت در ظاهر گشت نیکش انجام  
سال تاریخ رحلت او گفتم "صد حیف فخر الاسلام" (۱۲۳۵ هـ)
- زدنیا های میر اکبر علی رفت بود او را پیمبر شافع حشر  
نوشتم سال تاریخ وفاتش "اللمی باد اکبر شافع حشر" (۱۲۳۳ هـ)
- مفتی زمان غلام حضرت امروز از باغ جهان شد سوی جنات ای وای  
تاریخ وفات او نوشتم ناسخ "مردندافسه من حیف مفتی صاحب ای وای" (کذا)

شود چون نه مغموم و محزون دلم که ناگاه قل احمد افسوس رفت  
خرد گفت تاریخ فوتش چنین "ز دنیا قل احمد افسوس رفت" (کذا) ۱۲۳۶ هـ

● میان آفرین صاحب عز و جاه بگلزار فردوس شد زین جهان  
خرد سال تاریخ این واقعه بگفتا "بجان آفرین داد جان" ۱۲۳۳ هـ

● از رحلت آفرین علی خان ای وای شد حشر درین جهان بیا از ماتم  
تاریخ وفات او نوشتم ناسخ "شد دفن بمقتل امام عالم" ۱۲۳۲ هـ

● بسر داده گریلا رفت از هند بی خواب قلم علی خان بهادر  
چنین سال فوتش رقم کرد ناسخ که "نواب قلم علی خان بهادر" ۱۲۳۳ هـ

● بر عدم صبر و طاقت دل ما برد افسوس قدوة الامرا  
گفت سال وفات او ناسخ "مرد افسوس قدوة الامرا" ۱۲۳۳ هـ

● ازین وادی بر خطر رفت تا که بگلگشت چنات طالب علی خان  
دلا از بی سال تاریخ نوشت بگو "های هیبات طالب علی خان" ۱۲۳۰ هـ

● میر دلدار علی سلطان ملک اجتهاد نیک سیرت پاک طینت کوه تمکین دین پناه  
شد نهان در مغرب مرتد چون آن خورشید دین روز روشن چون شب مرقد بر چشم شد سیاه  
شارع شرع متین و حاسی دین مبین نور چشم مصطفی لغت دل شیر الم  
داشت با انوار فیض دهر را روشن مدام در جوانی بود چون خورشید در پیری چو ماه  
اعتمادی حیثیت بر قول احبابش خلق بر صلاح و زهد او هستند اعنا هم گواه  
بود با هر کس مساوی، خلق او بی بیش و کم پیش او بودند یکساں اهل فقر و اهل جاه  
مثل او کس دافع شر عدو الله نشد دین احمد را نباشد همچو او کس خیر خواه  
بے گمان عیسی نفس بودی بی احمای دین می رساندی بر صراط السقیم آن خضر راه  
از برای صید مرغان معنی بلند دام گستروی بروی صفحہ از تار نگه  
کافران از خود اگر آرند ایمان دور نیست جهد او نگذاشته در حق و باطل اشتباه  
سال تاریخ وفات آن جناب مستطاب گفت دل ای مفتدای شیعیان حیدر آه

## ایضاً

ای مجتهد زمانه افسوس کردی ز سرای دهر رحلت  
 شد در غم تو محفایه پوش گردید قفا لشک حسرت  
 از گم شدنش جهان شده تار ای مید آفتاب طلعت  
 لشکم شد لعل کون به هجرت ای گوهر ممدن رسالت  
 شد باغ جهان به دیده ام خار ای گلین گلشن سیادت  
 بی و امانا شده من افسوس ای خضر به وادی هدایت  
 در هند جو کعبه مدینه کردی تو نماز باجماعت  
 کشید ز فیض محبت خلق آگه ز ولییات و سنت  
 گردید نگون نشان اعداء روایت قرشت تا که روایت  
 تاریخ وفات تاسخ گفت "که مروج شریعت" ۱۲۳۵ هـ

## ایضاً

افسوس جناب سیر دلدار علی از یادش زان (کذا) = موت چون گل پژمرد  
 در هر کسی نیست که در ماتم دست گریان شد هر بزرگ و نالان هر خورد  
 جیب صبرم غمش به یکدست درید قلب صد باره ام به یکدست فشرود  
 از رفتن او رفت ز دلها آرام فقدانش جان عالمی را آزرود  
 چون شمع که گریان بود و سوزان هم از اشک نه آتش درونم افشرود  
 رودا هجرش بناخن حسرت دد سرها غم او بدست ماتم بسرد  
 بی صبر و قرار و تاب و بی آرامش صبر و تناب و قرار و آرامش برد  
 تاسخ بنوشت سال تاریخ وفات "دلدار رسول هاشمی های ببرد" ۱۲۳۵ هـ

## ایضاً

از رفتن خود جانب فردوس دلم داده غم جانگاه صد افسوس محقق  
 در فکر چو رفتم بی تاریخ و ناتش دل گفت که "رفت آمد افسوس محقق" ۱۲۳۵ هـ

•  
 شنیدم که خواجیه حسن دز گذشت دلم در غرائش شده نمره زن  
 خرد سال تاریخ فوتش بگفت "صد افسوس افسوس خواجیه حسن" ۱۲۳۱ هـ

## ایضاً

رفت خواجیه حسن ز دنیا حیف های افسوس وای ویلا حیف  
 گفت سال وفات او تاسخ "های ای روز عید اضحی حیف" ۱۲۳۱ هـ

در باغ وسیع خلد رفت زین محبس تنگ ناگهان قیس  
این مصرع سال رحلت اوست "وحشت کرده ازین جهان قیس"

● در عین نوجوانی از مرگ ناگهانی بگذشت زین جهان های مرزا علی تقی خان  
ناسخ بگو بحسرت تاریخ این مصیبت "ای وای وای وای مرزا علی تقی خان" ۱۲۳۲ هـ

● شد جهان بهر والدین سیاه گشت پنهان چو پور رشک قمر  
سینه ها ریش گشت و خون دل ها خشک لب ها و چشم ها شد تر  
رقت صبر و قرار و طاعت و هوش سوی ملک عدم با آن دلیر  
کن عفا صبر یا رب از الطاف به دل مادر و به جان پدر  
زود نعم البدل عنایت کن که شود مرهمی بریش جگر  
طول ده عمر والدینش را بهر روح محمد و حیدر  
سال تاریخ این غم جانگناه گفت دل "رفت چار ساله پسر" ۱۲۳۲ هـ

● زهی قبر سید محمد علی شاه که جز صحن جنّت نباشد چنین جا  
هی سال تاریخ دفن جنایت خردگفت ناسخ "بهشتت این جا" ۱۲۳۲ هـ

● در قصر بهشت یا رب این مخدوم سرور بود به زینب و با کلثوم  
تاریخ وفات کلک ناسخ بتوش "محشور بود به زینب و با کلثوم" ۱۲۳۲ هـ

## دیوان سوم

## غزلیات

اعلیٰ وہ ہے جو جھوڑ کے دنیا نکل گیا  
سنب فلک کو توڑ کے عیسیٰ نکل گیا

وہ چمکے تیرے ماتھے میں کہ سونے میں نہیں  
جو قصا بہا تھا تمامی کا قصا بہا ہو گیا

ہونے جوان سے بوڑھے کرے ہمارے دانت  
کبھی ہنسے نہ کہ ہم دیکھتے تمہارے دانت

ہلال کا ہے کماں آفتاب میں سب کو  
غدار صاف ہے جو ہیں عیاں تمہارے دانت

خواب غفلت میں جو آتی ہے نفس کی آواز  
ناتق سے (کذا=کی) روح رواں ہے یہ چرس کی آواز

عشق کو ترک کیا دل تو ہے غمناک ہنوز  
اشک دامن میں، گریبان میں ہیں چاک ہنوز

ہو گئے خاک مگر چین نہیں خاک ہنوز  
طلب دوست میں ہے خاک ہسر، خاک ہنوز

ہو گئی وحشت دل جھاڑ کے پنچے، تیار  
گرچہ ہے دور سرے جسم سے ہوشاک ہنوز

شاخ کل بن گئی غنچے ہوئی لگے کل بھئی کھلے  
نہ لگی تھی لبِ گلرنگ سے سواک ہنوز

مر گیا میں جو مجھے اس نے سنانی جو آواز  
تن میں جان آتی جوں ہی کان میں آتی آواز

جتے اے سرور سہمی بالا ترے ہاتھ آئے دل  
باغ عالم میں صنوبر سے کب اتنے ہائے دل

شیشہ گردوں سے لونگا اپنی قسمت کی شراب  
غم نہیں ساقی اگر مینا و ساغر میں نہیں

اڑ گئی رنگت ترا جوڑا ہستی دیکھ کر  
بھول گیندے کے چمن میں نسترن سے کم نہیں

میں تو اپنی سے کشی کا ساتیا دیوانہ ہوں  
نصد اگر میری کھلنے جاری شراب ناب ہو

راگ نکلے گا نہ مطرب پردہ ہائے ساز سے  
شرم آتی ہے سرے محبوب کی آواز سے

باغ میں آمد ہے اس گل کی، ابھی آیا نہیں  
اڑ چلے کل برک پہلے، رنگ کی پرواز سے

کوئے چائناں میں نہ رونا کہیں اے دہلہ تر  
آبرو رکھتے ہیں ہم خاک نشیں تھوڑی سی

کی اسیا نے عنایت سے بہت سی تعریف  
آج ناسخ نے یہ بیتیں جو کہیں تھوڑی سی

## رباعیات

ہی است احمد میں بہتر مذہب  
ان میں سے جنوں میں کوئی کیوں کر مذہب

مذہب کوئی ایسا نہیں جس کو یارب  
باطل نہیں کہتے ہیں اکہتر مذہب

میں نے جو سنا ذکر عوازیل حسود  
یعنی نہ جھکا پیشہ صفتی جز معبود

سجھا کہ نہ کام آتی توحید فقط  
مردود ہے منکر نبی وہ مردود

## دیوان چهارم

آبای جهان معتمدالدوله بهادر فیاض زمان معتمدالدوله بهادر  
 بردشمن رو به هفتش باد ظفریاب چون شیر ژیان معتمدالدوله بهادر  
 پیر صدوسی ساله بود بار خدایا با بخت جوان معتمدالدوله بهادر  
 جان بخشی عیسی بنماید دم گفتار اعجاز بیان معتمدالدوله بهادر  
 از بخشش و از عدل ضعیفان جهان را شد تاب و توان معتمدالدوله بهادر  
 چون ابرمطیر است زد رویا دلی خویش بر کشت جهان معتمدالدوله بهادر  
 ز زر رکن هر شخص چو گل در نظر آید زر داد چنان معتمدالدوله بهادر  
 در دیده عالم جو سلیمان به سرپرست بر اسپ دوان معتمدالدوله بهادر  
 بهرام گر بزد جو به میدان بنماید باتیر و کمان معتمدالدوله بهادر  
 مریخ چو رنگ رخ خود سی برد از چرخ گیرد چو ستان معتمدالدوله بهادر  
 چون خسرو خاور بفلک در نظر آید بر پیل زمان معتمدالدوله بهادر  
 دارد هم اعدای جهان را ته یک تیغ چون کا هکشان معتمدالدوله بهادر  
 بادا به جهان تا به جهان ناصر اسلام با کوس و نشان معتمدالدوله بهادر  
 از روز ازل یانت بهی مصلحت خلق عقل هم دان معتمدالدوله بهادر  
 همچون جد امجد ببرد کلمه اژدر با زور بدان معتمدالدوله بهادر  
 در خلق دگر جود دلیری جد خویش بنمود همان معتمدالدوله بهادر  
 مهادت گنا هر چه تمنا بدل خویش داد است همان معتمدالدوله بهادر  
 جود و کرم خویش بکس وا ننماید همچون دگران معتمدالدوله بهادر  
 در عیش و مسرت شب و روزش گذراند باشوکت و شان معتمدالدوله بهادر  
 نسخ بجز این نام دگر نام نداند شد ورد زبان معتمدالدوله بهادر

در ملح نواب معلی القاب مدار المهام، عمدة الامراء، یار وقادار، سپه سالار، وزیر اعظم  
 دستور معظم، معتمدالدوله، مختار الماکه، نواب سید محمد خان بهادر، ضمیمه جنگ

چو نطق عیسی مریم کلام ضمیمه جنگ  
 چو آفتاب جهان تاب و ایر عالم گیر به خشک و تر برسد فیض عام ضمیمه جنگ  
 پشنگ و گویو نریمان و رستم و بهلاد رسد چون رسم از رعب نام ضمیمه جنگ،  
 چو کوه قف و سپر برین و انجم باد وقار و مرتبه و احتشام ضمیمه جنگ  
 به صید گله جهان صید هر مراد که هست مدام باد الهی بدان ضمیمه جنگ  
 چو تو سنی که بود خوش لجام و خوش رفتار بواد ابلق ایام رام ضمیمه جنگ

کند دو حصه چو مولود تو آسان بمصاف  
 به زیر چرخ مقدس عدوی بدطنیت  
 نطق کاهکشان بر میان جان بسته  
 همیشه تا که بگردونست ضیفم گردون  
 دلا هزار دل مرده میشود زنده  
 فلک بگیرد دستار خویش را به دودست  
 هزار بیش یزدان علی ولی الله  
 سر عدو به و غا همچو زاله مبارک  
 عدوی خیره که آغاز سرکشی بنمود  
 میان باغ جهان چون خضر بر سبزی  
 سر حسد شود پائمال در هر گام  
 چه بنگرید بایوان و قصر عالی او  
 نمود سیر و غنی اهل حرص عالم را  
 ز کینه سگ دنیا سرا چه غم ناسخ  
 رسد بفرق عدو گر حسام ضیفم جنگ  
 چو توده باد نشن غلام ضیفم جنگ  
 فلک یکی ز غلامان غلام ضیفم جنگ  
 بود ظنوم کواکب بگام ضیفم جنگ  
 به یک ارضه معجز نظم ضیفم جنگ  
 کند نگاه اگر سوزی بام ضیفم جنگ  
 معین و ناصر وجد و ادم ضیفم جنگ  
 ز تیغ برق وش ہی نیام ضیفم جنگ  
 خبر نداشت مگر ز انتقام ضیفم جنگ  
 بود تا به قیامت قیام ضیفم جنگ  
 نه سیم فرس خوش لجا ضیفم جنگ  
 که ارفع است ز گردون مقام ضیفم جنگ  
 صلاهی عام و عطای مدام ضیفم جنگ  
 همیشه ورد زبان دار نام ضیفم جنگ

فی لحد نواب فلک جناب، وزیر اعظم: دستور معظم، معتمد الدوله، مختار الملک، ضیفم جنگ

نو روز مبارک بود لای آصف دور  
 شیرین ثمر باغ شه برب و بطحا  
 واجب شده براهل جهان باتوسودت  
 آن ضیفم پور اسدالله تو هستی  
 در عهد تو خلقتت به جمیت خاطر  
 جوادی ہی کشتی جهان سنگ درتست  
 چون آینه گردید سکنر هم حیرت  
 ابر کرمت شد مترشح چو بر احباب  
 در باغ اگر کرد ز دامن به فشان  
 آن چشم فیضی تو که مردانه شود کشت  
 عالی به شکوهست عمارات معلی  
 کوتاه شود پیش کف گنج فشان  
 احباب تو منصور چو آدم به دو عالم  
 سر سبز کنند سزوع امهد زمانه  
 در خنصر تو خام انکشت سلیمان  
 تابان گهر انسر سلطان خرامان  
 گو منکر آن تا کنم اثبات ز قرآن  
 رویه شود پیش تو هر شیر نیستان  
 در خواب نباید بنظر خواب رویش  
 غم نیست به خدام تو از شورش طوفان  
 کز عکس تو آینه شود چشم حیران  
 ای تو گشتند غریق به احسان  
 غنچه گل خورشید بر آرد ز گریبان  
 در خرمن خود گریب نام تو دهان  
 قندیل فلک هست بیاویز ز ابوان  
 چون دامن صحرا بود از وسعت دامن  
 اعدای تو مخذول بدارین چو شیطان  
 دست کرم وجود تو چون ابر بهاران

گر کوه بود بیکر دشمن زندش برقی  
چون دود گریزان درین هبت کوه ارض  
چون خان چشم است اگر نا [کذا] تو  
چون سور بود دشمن بد خواه تو هامل  
ای صاحب اقبال بفرمان تو باشد  
خوشید اگر پرچم رایات معلّست  
پاینده بود قصر تو چون طارم نیلی  
ناسخ نه نهد تا به ابد پایه در غیر

#### در تهنیت عید رمضان

چشم عید رمضان مبارک باشد  
ای خداوند سلیمان چشم آصف تدبیر  
از رک کردن بدخواه تو سوی چگوش  
دشمن ابرم را تو چون مور امروز  
ای م اوج سمای که دل دشمن دون  
نیست این گردسواری که عدو خاک شده  
ناصر معتد الدوله وزیر اعظم  
حلقه هاله ماه است بگوش گردون  
فتح بر لشکر اعداست همایون بادا  
مردم افزونی جاهت جوید بیند ناسخ

#### قطعات تاریخ

کاسران یار دگر گردیدی  
گفت تاریخ مبارک ناسخ  
بخت و اقبال تو ریشه بود  
"کوکب جاه درخشنده بود" (۵۱۱۳۲)

شب و روز نواب دستور اعظم  
باوج سپهر شکوه و اسارت  
بعق ائمه که معصوم هستند  
غلامان او بردرش حاضر آیند  
هزاران حسودند او هست تنها  
بود دولت و حشمت و جاه او را  
بی تهنیت سال تاریخ گفتم  
هماناد شادان و فرمان النبی  
بود شمس اقبال تابان النبی  
شود جاه اکنون دو چندان النبی  
شود دشمن او گریزان النبی  
حمایت کند شاه مردان النبی  
چنود ملا یک نگهبان النبی  
که "باشد عدویت پشیمان النبی" (۵۱۳۳۶)



تاریخ تولد صاحبزاده بلند اقبال اعتمادالدوله سید باقر عنی خان بهادر دام اقبال

خداداد فرزند رشک چمن به یار وفادار شاه زمن  
 وزیر الممالک مدار المہام سعی سرو گلزار خیرالاتام  
 کف دست او بود زرفشان لب او بگفتا گوهر نشان  
 خدا چہ اقبال افزون کند نشاط تولد ہمایون کند  
 سروس خرد گفت سال سعید "گل بوستان وزارت دمید" (۱۲۳۱ھ)

### تاریخ خطاب

خلیفہ اللہ عدل کستر خطاب والا عطا چو فرمود  
 دل خداوند نعمت خود بہ نذر نظم لطیف خوش کن  
 برنگ گلہا شکفتہ روشد ز شادبانی جناب نوشم  
 برای تاریخ سعد ناسخ بگو "مبارک خطاب نوشم"

(۱۲۳۶ھ)

باد مسعود ای وزیر اعظم شاه زمن  
 سال تاریخ تولد از سپہ چارہیں  
 یا فتی فرزند خوش طالع بطامت آفتاب  
 ہاتفی گفتا "بگردون سہادت آفتاب"

(۱۲۳۱ھ)

ہی مدوح ذی قدر فیاض دوران  
 ہی سال مولود مسعود ناسخ  
 خدا داد فرزند ہادا سلامت  
 بگفتا "بود صاحب جاہ و ثروت" (۱۲۳۳ھ)

ای رشک حاتم دستور اعظم  
 تاریخ مولد نبوشت ناسخ  
 فرزند ثالث ہادا ہمایون  
 "دلہند ثالث ہادا ہمایون" (۱۲۳۱ھ)

این تازہ نہال چمن پنجتن است  
 تاریخ ولادتش نوشتم ناسخ  
 این زینت آغوش خداوند منست  
 "این جان و دل وزیر شاہ زمہنت" (۱۲۳۱ھ)

دہد ہر کسی کہ این عبارت را  
 سال تاریخ سعد آن ناسخ  
 عیش گاہ جناب والا گفت  
 "دولت خانہ معلا گفت" (۱۲۳۷ھ)

شاه کبیرای وزیر کبیر  
 دوبار از ہی سال سعد دو جشن  
 بہ اقبال شاہی مبارک شود  
 بگفتم "النی مبارک شود" (۱۲۳۸ھ)

با رب این پور وزیر اعظم  
 سال مولود سعیدش گفتم  
 صاحب دولت و حشمت ہادا  
 "مدوسی سال ہعشرت ہادا" (۱۲۳۱ھ)

باد این پسر حضرت دستور معظم در باغ جهان گلین بی خار پیچر  
تاریخ مبارک بی میلاد شریفش دل گفت "کم سرو است بگلزار پیچر"

(۵۱۲۳۱) .

تاریخ مولود مسعود جناب دفتر نواب احتشام الدوله بهادر دام اقباله

یا النبی به خدیجه به جناب زهرا به حق آسیه و حاجر و بهر سارا  
بهر مریم بحق زینب و ام کلثوم بهر حضرات اسامان ولی و معصوم  
باد عمر صد و سی سال باین مولوده بود از بهر جد امجد خود مسعوده  
هردم افزون حشم و ثروت جدش باشد شکر غیب بی نصرت جدش باشد  
بهر تاریخ ولادت چه گمرها مضم "شد هویدا گهر بحر سیادت" گنتم (۵۱۲۳۰)

یا النبی بحق عرش عظیم بهر رکن و مقام ابراهیم  
بهر محراب مسجد اقصیٰ بعمارات جنت الماوی  
این محل زیر سقف مینا رنگ باد مسعود بهر ضیفم جنگ  
در آن مرجع جهان بادا آسمان همچو سائبان بادا  
خام سال بنا بیانگ صریر گفت "هست این مکان عیش وزیر" (۵۱۲۳۰)

مدام این قصر محفوظ از حوادث چو هفت ایوان ارزق نام بادا  
سعادت از مدد دیوار بارد هما را آشیان بر نام بادا  
طلوع آفتاب و ماه اقبال زهر در هر سحر هر شام بادا  
وزیر اعظم شاه زمین را می عیش و طرب در جام بادا  
شروشی گفت تاریخ بنایش که جای عشرت و آرام بادا (۵۱۲۳۰)

مخالف تو شدن ای وزیر اعظم هند بود نشان ضلال و دلیل بی علی  
برای جد بزرگت نبی بحکم خدا بگفت حربک حربی و سلمک سلمی

هزار سالگره سعد باد ای نواب زکار خلق کشودی تو صد هزار گره  
چو خضر عمر عزیزیت کند دراز خدا بود برشته سال تو بی شمار گره

عیسائیان اطاعت امرت بجایکنند عیسی مطیع جد تو هست ای وزیر هند  
رفت سزد رواق شکوه ترا که عرش قصر رفیع جد تو هست ای وزیر هند

تاریخ چاه

چشم فیض وزهر اعظم      خلف تیغ زن بهر علم  
 چاه بی مثل عمارت فرمود      در گنجینه بمصرف بکشود  
 چاه روش نما بر زینسان      نه کنعانست بر چاه کنعان  
 آب در دلو چو رخشان گردد      دلو چو سهر درخشان گردد  
 سال تاریخ ز هفتاد بر سید      "چشم زمزم ثانی گردید (۵۱۲۳۱)

چو تعمیر گردید قصر معلول      که زبید بر درباری آن جا ملائک  
 بی سال تاریخ این قصر ناسخ      بگو "هست قصر زبر الممالک" (۵۱۲۳۰)

بهر پیداسد عالی خان باد      یارب این قصر سعد بل اسعد  
 گفت سال بنای آن ناسخ      "هست این قصر همچو برج اسد" (۵۱۱۳۰)

الهی بحق اسام زسانم      که در انتظارش مسیحست حیران  
 شود چو خضر عمر دستور اعظم      که هر جرعه آبش بود آب حیوان  
 بسیرج سیر وزارت همیشه      بود نیر جاه و اقبال تابان  
 محبان او فارغ البال باشند      بسر باد عمر حسودش بر زندان  
 شود شمس قمر او شمس آما      رسد بام ایوان او تابه کیوان  
 چو آصف بود صاحب اسم اعظم      نشانند بر خاتم نگین سلیمان  
 عداوت بر او داشتن کفر باشد      محبت بر او داشتن باشد ایمان  
 بود همچو ملیل نواسم ناسخ      که در بار او هست همچو گلستان  
 بتاریخ یکسال بنما فزون شد      مبارک شود دعوت انگریزان

بر نواب دستور شاه زمن      گلر تازة گلشن پنجن  
 کف جود او گوهر ایشان سحاب      دل روشنی غیرت آفتاب  
 چو بام فلک رفعت بام اوست      چو انجم هم خیل خدام اوست  
 گلی هست خلقتش بر هندوستان      که هندوستان شد از او بوستان  
 بر باغ جهان کوسخی او قدر      بهر دست چون گل نهاد است زر  
 بود کتخدائی دلیند سعد      بود آل اولاد فرزند سعد  
 زهی کتخدائی فرزند او      که چون گل بهر رو دهد خنده رو  
 فزون شد ز اعداد پشیمین صرف      ز احصا برون گشت گنجینه صرف  
 نکو تختهایی گل کاغذین      روان در جلو هست خلد برین

در هر پنجشنبه چنان است نور که زیبات گوئیم گراشجار طور  
 طلسمات آتش هم با دلیل حضور نظر گلستان خلیل  
 چو شد هر ستاره بسوی فلک فزون شد کواکب بروی فلک  
 شررها چو بر حسب (کذا) گل دمید دگر دود برخاست سنبل دمید  
 چراغان فروزنده چون اختراش شد از نور هر راسته که کشتان  
 بسا تختهای پری طلعتان چو اندر رکب سلیمان دوان  
 هزاران چو زهره بر رقص آمدند هزارون چو سه ساز عشرت زدند  
 سلیمان و بلقیس یکجا شدند دو گوهر بر یک عقد زیبا شدند  
 زحوران و غلمان رسول مجید صدای مبارک مبارک شنید

تاریخ شادی نواب سید علی خان بهادر دام اقبال

الهی عروسی سعید اهد در نواب سید علی خان بود  
 چنین سال از دل ز منفک بود عروسی و شادی مبارک بود  
 بگو سال تاریخ ثانی دلا هم عمر باشند در جشنها (کذا)

تاریخ تعمیر شدن کاروان سرا بحکم خداوند نعمت دام حشمتهم در شهر لکهنو

تعمیر شد بحکم وزیر شه زمن مانند باغ رونق این کاروان سرا  
 چو غنچه (کذا) چو بر دم برای سال رضوان ز خلد داد ندا کاروان سرا

ایضاً

دستور شه زمن بنا کرد بهر غرها سرای عشرت  
 تاریخ مبارک بنا لیش هاتف گفت "سرای عشرت" (۱۲۳۱ هـ)

ایضاً

نواب وزیر این سرای محکم از بهر مسافران بنا فرمود است  
 سال تاریخ این بنای عالی دل گفت "این کاروان سرا سعود است" (۱۲۳۱ هـ)

لله الحمد کد خدا گردید پور سردار قدر دان امشب  
 همچو کوکب فروغ هر شمعست بزم گردید آسمان امشب  
 بمقام نشاط رقمیدند غیرت زهره لولیان امشب  
 جشن طوی پسر مبارکباد هست هر دم بهر زبان امشب  
 سال تاریخ سعد ناسخ گفت "اهل نیتند شادمان امشب" (۱۲۳۱ هـ)

تاریخ دعوت پادشاه کیوان‌جاه شاه زمن غازی‌الدین حیدر فرموده بودند

چون وزیر کبیر ضمیم جنگ	حامی چتر و انسر و اورنگ
کد خدائی نورچشم نمود	گوی سبقت ز سابقان برهود
که تا این زمان به هندوستان	کتخدائی نه دیده اند چنان
بعد ازین کرد آن عمیم المن	دعوت پادشاه، شاه زمن
هر دو چون آصف و ملیمانند	در درهای جود و احسانند
سهر اقبال شان در خشان باد	خیل اعدای شان پریشان باد
سال تاریخ سعد شد تحریر	"دعوت پادشاه کرد وزیر" (۵۱۲۳۰)

### در تهنیت عید

عید سعود به نواب مبارک باشد	گل عشرت شده شاداب مبارک باشد
تغ بر لشکر اشرار همایون باشد	شد بریده سر اشرار همایون باشد
حشمت و دولت و اقبال مبارک بادا	ثروت و شوکت و اجلال مبارک بادا
کشور هند هم زیر تگینت بادا	لشکر غیب مددگار و معیت بادا
در کف گوهر مقصود بود ای نواب	هرج خواهی هم موجود بود ای نواب
زوافشاه دست مبارک صدوسی سال بود	سینه دشمنت از تیور تو غر بال شود
لکهنو از قدمت باز گلستان گردد	هر گل و خار هم تابع فرمان گردد
شاد ازین جشن شود خاطر افسرده من	بشگفت بار دگر غنچم پژمرده من
باز بر نور شود منظر دولت پوره	خلق ساینده جبین بر در دولت پوره
نور بخش از قدمت نورفشان گردد باز	نور انشان بدست نور نشان گردد باز
حکم و فوج و علم و کوس مبارک باشد	کشت بدخواه تو منکوس مبارک باشد

### تاریخ عنایت خلعت و پالکی هودج و قیل

خلعت و پالکی و هودج و قیل پادشاه داد همایون باشد  
گفت تاریخ مبارک ناسخ "هر دم اقبال تو افزون باشد" (۵۱۲۳۰)

### تاریخ شفا

وزیر اعظم دوران شفا یافت به عزّ و جاه و حشمت باد الشها  
نوشتم سال تاریخ شفایش "سلامت با کرامت باد النها" (۵۱۲۳۹)

### تاریخ جشن رنگ باری

نواب وزیر اعظم هند زیند گوئم چو رستم هند  
فرزند کهنش کتخدا شد فرقی تم ماه خدا شد

گلرنگ شده برنگ بازی هر رنگ بیافت سر فرازی  
 در بار تمام گشت گلزار در چشم عدو خلید صد خار  
 سال تاریخ کلک فکرت تحریر نمود "رنگ عشرت" (۱۳۳۰هـ)

### تاریخ باغ

دائم بود مبارک بهر وزیر اعظم با جاه روز افزون این باغ یا النہی  
 تاریخ این گلستان کردم طلب ز رضوان گفتا "بود همایون این باغ یا النہی"

ایضاً (۱۳۳۵هـ)

بارب این باغ مبارک باشد بهر نواب وزیر اعظم  
 سال تاریخ بنای این باغ گفت رضوان ارم، "باغ ارم" (۱۳۳۳هـ)

### ایضاً

یا الہ اللہ الہین در باغ بهر و مرشدم غنچہ ہشگفتہ بر آرد نہال آرزو  
 سیز و خرم شد چو باغ بیخزان تاریخ آن ہاتفی "گفتا ثمر آرد نہال آرزو"  
 در تہنیت عید غدیر (۱۳۳۵هـ)

زہی مبارک و مسعود روز عید غدیر کہ یافت تخت خلافت امیر کل امیر  
 وزیر شاہ رسل بادشاہ جن و بشر امام اوّل شیر خدا و خیر گیر  
 بحق او صد و سی سال جشن فرماید خدیو کشور ہندوستان وزیر کبیر  
 جناب مہمندان دولت حاکم باذل امیر صاحب تدبیر و صاحب شمشیر  
 خمیدہ باد بہ پیشش سپہر ہمچو کمان دل عدوی شکوہش بود نشان تیر  
 شود بصفحہ کاغذ ز خود زر افشانی چو زر نشانی دست کرم کنم تحریر  
 ہر آنچہ در دل او بگذرد همان باشد ہمیشہ باد بہ تقدیر ہم عنان تدبیر  
 شدہ وجوب مودت بذات اقدس او ازین معاملہ معلوست مصحف و تفسیر  
 شود بہ صحن چمن گل فشان دم رفتار بود بہ بزم طرب دُر فشان دم تقریر  
 کسب حاند او ہست خانہ ویران باد عدوی او کند آباد خانہ زنجبیر  
 مطالب دل پر نور او بر آید زود دعای ناسخ شوریدہ سر کند تاثیر

### سالگرہ

بود برای جناب وزیر اعظم ہند بہ عزّ و جاہ مبارک ہزار سالگرہ  
 چو عقد ہای نجوم فلک بہ رشتہ عمر شود بہ فضل خدا بے شمار سالگرہ

## در تمهینت عیدالضحی

عید اضحی ست به نواب مبارک باشد  
چون غلامان وفادار حضورت اقبال  
شکر صد شکر که از آتش قهرت اکنون  
خلعت فاخره از لطف خدا می پوشی  
باد ماهی و مراتب بتو ای دریا دل  
سر اعدای سه کار تو غلطید بغون  
در حرم بهر تو ای کعبه مقصود امروز  
ای گل باغ بنی شد چمن اولادت  
کوکب طالع سعد تو درخشید اکنون  
گل اقبال خداوند وزیر اعظم  
دور دور پسر ساقی کوثر ابدیست  
تا سجا دور می' قلب مبارک باشد

نیر جبه در خشان شود انشاءالله  
بند گل تو هم عمر دوباره یابند  
در گلستان شکوه و حشم و اقیانت  
حاسد کورز خورشید جلال نواب  
سرخ از خون مردمشت ای سبط رسول  
حماسی و ناصر نواب وزیر اعظم  
حالیا فوج عفاریت گریزان گردد  
دشمن جبه تو میرد به سحاب حرمان  
زود از ریزش سجیل جو اصحاب الفیصل  
مشکل خلق کشائی ز زبان کرم  
می شود جبه وقار تورز سابق افزون  
پیل بانی که عداوت چنایت دارد  
این ندا میرسد از هاتف غیبی مردم  
ای یم جود و سحاب کرم از افضالت  
شمس قصر رفیع تو به نور انشائی  
تسخ باد به پیمای مصائب اکنون

یک جهان تابع فرمان شود انشاءالله  
موجزل چشم حیوان شود انشاءالله  
جلوه فصل بهاران شود انشاءالله  
صورت شپره پنهان شود انشاءالله  
ذوالفقار شه مردان شود انشاءالله  
مصحف ناطق و قرآن شود انشاءالله  
عمل آصف دوران شود انشاءالله  
قلزم جود تو جوشان شود انشاءالله  
فوج اشارار پریشان شود انشاءالله  
زود هر مشکلت آسان شود انشاءالله  
دشمن از کرده پریشان شود انشاءالله  
با به زنجیر چو پیلان شود انشاءالله  
مدد شاه خراسان شود انشاءالله  
عالمی غرق احسان شود انشاءالله  
از م و مهر دو چندان شود انشاءالله  
بعضور تو غزالخوان شود انشاءالله

بود این جشن بسم الله مبارک وزیر اعظم هندوستان را  
 برنگ شاخ گل هر دست پرزور گلستان کرد فیض او جهان را  
 زبان تیغ آن فرزند حیدر بنوشد جمله خون دشمنان را  
 کند در لکهنو فرمان روائی نماید نصف نوشیروان را  
 زند بر کوس گردون چوب دستش بر افرازد نشان کهکشان را  
 به میدان وسیع اوج اقبال دهد جولان سمندر آسمان را  
 قدم از سینه اعدا گذارد جو بگذارد خدنگ بی امان را  
 ستور نور بخش از مقش باد خجل سازد خیابانش جنان را  
 بهار بوستان نور افشان نه بیند تا ابد روشنی خزان را  
 صدوسی سال باشد چاه و حشمت وزیر اعظم هندوستان را

جلوس حیدر دلیل سوار است بهار است و بهار است و بهار است  
 جهان از باد مشک افشان نوروز تار است و تار است و تار است  
 رده ساتی شراب ارغوانی خمار است و خمار است و خمار است  
 بهمدالله عروس مقصد دل دوچار است و دوچار است و دوچار است  
 زخار غم دل اعدای تسویب نکار است و نکار است و نکار است  
 بیاغ دهر در عهدش تهی دست چنار است و چنار است و چنار است  
 به دام او همای اوج اقبال شکار است و شکار است و شکار است  
 بر لب های عدوی عجل سیرت خوار است و خوار است و خوار است  
 بر غیغم جنگ دارد هر که کتیه حمار است و حمار است و حمار است  
 --راهای وزیر اعظم هشد وقار است و وقار است و وقار است  
 برای دشمن نواب هر گل شرار است و شرار است و شرار است  
 بی امن و انسان حفظ الهی حصار است و حصار است و حصار است  
 طلوع شمس اقبال است گولیل نهار است و نهار است و نهار است  
 ز عدایش دل اهل صفارا غبار است و غبار است و غبار است  
 سر ناسخ به پانی چاکمرائش نثار است و نثار است و نثار است

سی وزد باد بهلو اے میکسان شد پروان از گلشن عالم خزان  
 باده گلرنگ در ساغر کنند همچو چشم دشمنان لب بر کنند  
 خار غم رفت و گل شادی شکفت مرغ خوش الحان مبارکباد گفت



کرد خرم قلب هر برنا و پیر  
 آن وزیر اعظم هندوستان  
 کز کف همت شود گوهر نشان  
 زیر ظل لطف خالق جای اوست  
 حاسی او حیدر دلدل سوار  
 در دل او هر چه باشد زود باد  
 جان نثارانش همه شادان شوند  
 حشمتش از باد افزون بیشتر  
 با الهی شوکتش یافته باد  
 نامح محجز بیان بر آستان  
 هست سال مولد عالی جناب  
 سرود پسر سپهر پور وزیر  
 صاحب اقبال و عدل و امتنان  
 همچو حاتم هر گدایش زرفشان  
 مامن از فضل خدا ماوای اوست  
 بر سر اعداش افتد ذوالفقار  
 در کف او گوهر مقصود باد  
 خاد مانش خان آبادان شوند  
 بساد ثروت بیشتر از بیشتر  
 یا الهی بخت او فرخنده باد  
 بانشاط و عیش باشد مدح خوان  
 "صبح طالع شد برآمد آفتاب" (۸۱۲۳۵)

ای خداوند جهان صاحب جود و انصاف  
 این گره سال توای عقده گشای عالم  
 شد ز سجیل ابابیل که مصف ماکول  
 بر سر اوج سپهر کرم عز و جلال  
 ذوالفقار اسداق رسیده است کدو  
 حضرت مهدی و عیسی چو معین تو شوند  
 سی صد بهر قدم بس تو انشاء الله

یا الهی به احمد و حیدر رضی  
 چرخ گردد به گم ضیغم چنگ  
 آب رفته بجوی بساز آید  
 بسحاب عطای او فی الان  
 محبس دشمنش چشم باد  
 ز نیت مسند و وزارت اوست  
 با نیت چون پند او خلالت خویش  
 قسم بر دشمن غیبی یابد  
 مدوسی سال حکمران باشد  
 آفتاب شهبانت و اقبال  
 از برای شیر و هم شیر  
 باد اعلیٰ مقام ضیغم چنگ  
 پرورش خلق با نیاز آید  
 باد سر سبز باغ هندوستان  
 فدویش هر که هست خرم باد  
 قابل حشمت و انوارت اوست  
 باید او هم دگر وزارت خویش  
 کمک از مرتضیٰ علی یابد  
 تا بجهانت در جهان باشد  
 باد طالع ز اوج جاه و جلال

هید ماه صیام باد سعید  
 هست کمتر ز فدویان ناسخ  
 لعن بر دشمنان او چو یزید  
 جان نثار است و مدح خوان ناسخ

نواب فلک مرتبه خورشید ضمیر است  
 دستور زمن معتد الدول بهادر  
 تحقیق ز مرغان گلستان بنمودم  
 از همت والای تو گویم چه مجالم  
 مرثاس مضمار و غا را سرگردن  
 ای تابه کجا گوهر سیراب نشانی  
 غم نیست ز برگشتن انبای زمانه  
 مخصوص تو این منصب والا ازلی هست  
 از بار غم قد چو کمان است خمیده  
 گر دشمن دهن نقص موافق نموده  
 چون حیدر کرار رسیدی بحق خروبتی  
 نواب کند تا صدوسی سال اسارت  
 چون روی درخشنده او رای منیر است  
 لاریب خدیواست و وزیر است و امیر است  
 در کسوت گل کرد سمند تو عبیر است  
 همچون عنبر بر در تو چرخ اسیر است  
 در سلسله پال سمند تو اسیر است  
 دامان گدا از کف تو ابر مطیر است  
 الله بهر حال تو را یار و نصیر است  
 سلطان مبین راجر پاک تو وزیر است  
 لیکن هم آهم ہی بدخواه تو تیر است  
 اقسبح است و علم است و بصیر است  
 سعود و مبارک تو این عید غدیر است  
 ناسخ بزبان قلم، این بانگ صریر است

به جناب م اوج و اقبال  
 داد خلاق جگر بند سعید  
 چه سعید است شب شانزدهم  
 کشت چون روز عطارد مولود  
 صدوسی سال حیاتش باشد  
 والدیش به سلامت باشند  
 جاه نواب دو چندان بادا  
 دشمنانش هم بر باد شوند  
 سال این مولد فرحت آتاز  
 آن تاب شرف برج جلال  
 شد ازین شور به ذبقده عید  
 کم شده جلوه شاه انجم  
 باد ذی علم و ادب آن محمود  
 دم محمود صفاتش باشند  
 صاحب دولت و حشمت باشند  
 روی پاکش گل خندان بادا  
 دوستانش هم آباد شوند  
 گفت دل باد سعادت آتاز

خداوندم خداوند جهان است  
 عدوی او رود زیر زمینی زود  
 ترقی باد او را همچو یوسف  
 همایش عماری باد و هودج  
 زهی نواب فیاض زسانم  
 وزیر اعظم شاه جهان است  
 شب و روز آرزوی آسمان است  
 مزید عزتش شایان شان است  
 کنون پامال پهل آن پهل بان است  
 کم دشمنش همچو بحر بیکران است

بهار آمد برائی دوستانش همیشه بهر اعدایش خزان است  
 مبارک جشن نوروز همایون به امداد امیر مومنان است  
 صدوسی سال اقبال و شکوهش بفضل الله با امن و امان است  
 بعون ایزدی صید مرادم بی تیر دعای من نشان است  
 عروج سفله ناهل لاریب سر گنبد بسان کردگان است  
 خداوندا ز کرد دشمن دیس سر ناسخ جدا از آستان است

عید شوال مبارک باشد چاه و اقبال مبارک باشد  
 بهر نواب وزیر اعظم اوج و اجلال مبارک باشد  
 خلعت و هالکی و تیغ و سپهر مع اقبال مبارک باشد  
 علم و کوس همایون بادا فوج اقبال مبارک باشد  
 سر اعدای تو ای سیطرسول گشت پامال مبارک باشد  
 بر سر پاک تو انگند هما سایه بال مبارک باشد  
 دل اعدای تو از تیر قضا گشت غربال مبارک باشد  
 حشمت و ثروت و عز و شوکت جمله فی الحال مبارک باشد  
 عانیتها مع آل و اولاد صدوسی سال مبارک  
 حمایت احمد مرسل گردید باهم آل مبارک باشد  
 هست حکم تورا و بیش از پیش زده ام فال مبارک باشد  
 هست این ورد زبان ناسخ عید شوال مبارک باشد

ای خداوند نعمت عالم عید اضحیٰ ترا همایون باد  
 بهر عرفات و حج و کعبه و نحر همچو بر حلق دشمن و خون باد  
 داد حق خاتم سلیمانم زیر حکم تو ریح مسکون باد  
 یا الهی برغم مد عیان عمر و جاه تو روز افزون باد  
 زیر بار گران مال حرام سر بد خواه همچو قارون باد  
 رویت ای ابن ساقی کوثر از شراب نشاط گلگون باد  
 از فروغ ستاره های جلش پیل خاص تو رشک گردون باد  
 از بهار ریاض حشمت تو رنگ اعدای تو دگرگون باد  
 حامی و ناصر تو در هر حال فضل و لطف خدای همچون باد

یگفت مست چون شراب از جام خننه ها از لب تو بیرون باد  
رمانند ندگان نامخ بر در دولت هماہوں باد

چون ہژدہم رجب دوشنبہ شد مولد مہ لقای رضوی  
تاریخ سعید مولد او دل گفت کہ "....." (۸۱۲۳۱)

این گل گلشن سیادت باد صاحب جاہ و حشمت و اجلاہ  
درب و والدین و جدیتش خندہ رو باد تا صدوسی سال  
شر آرزو دہد یا رب بہ خیابان دہرہ همچو نہال  
سحر و شام بر سرش باشد سایہ لطف ایزد متعال  
سال مسعود خاصہ ناسخ کرد تحریر "ثروت و اقبال" (۸۱۲۳۶)

وزیر ممالک نے نرژند پایا النہی رہے سو برس تک سلامت  
کہی اس کے مولد کی تاریخ میں نے کہ "مہ آفتاب سپہر سیادت" (۸۱۲۳۲)

باد ای خداوند وزیر اعظم ابن ہرم ظفر سعد کہ بودہ مقصود  
اول آن قلبستان کہ افتاد بہرہ نانی رہ طہر متخلل بیحود  
ثالث کہ ستیم ہست و ہم خال و مضل یعنی آن جاں ہلب ستیم مزدود  
گشتند ہلاک ابن ثلاثہ حد شکر از ضرورت ذوالفقار شیر سعید  
کلک ناسخ برای سال تاریخ بنوشت کہ "ہرم فتح باشد مسعود" (۸۱۲۳۵)

وزیر اعظم ہندوستان ارسطو عقل بود شاہ آصف بمنزلت یارب  
بکاپور جو نزہت ز لکھنؤ فرمود کند بدولت و حشمت مراجعت یارب  
در یگانہ بحر سخا و علم و کرم کشد بنظم لاکئی سلطنت یارب  
وگر ز دہر کند محو رسم ظلم و ستم دہد بملک جہاں داد معدلت یارب  
کمیتہ بندہ خدام آن خداوندم نظر کند بمن از چشم مرحمت یارب  
تباہ باد عدویش ستیم خال خصوم ہمیں کنم شب و روز از تو مسئلت یارب  
برای سال سعید معاودت ناسخ نوشت "ہاد بعجلت معاودت یارب" (۸۱۲۳۶)

ای خداوند وزیر اعظم گلستان امام عالم  
ہاروت ہیدر صفدر باشد کامکار تو ہیمبر باشد  
صاحب ہصر معینت ہادا اسم اعظم بہ نکیت ہادا

ناهت عالم امکان باشد هر چه خواهد دل تو آن باشد  
 ذوالفقار سر اعدای تو باد تاج بر فرق احبای تو باد  
 دشمنت دشمن محبوب خداست از تش سر جو ابو جهل جداست  
 بنگله باد مبارک با رب با شدت عود یکاپک با رب  
 لکنه از تو شود باز چمن این ز سستان گذرانی بوطن  
 دولت و قدر تو پائینه بود چاه و اقبال ترا بنده بود  
 گر ز حکم تو کسی سرتابد دست او شیر خدا بر تابد  
 هست مدحت بزبان ناسخ باد قربان تو جان ناسخ

### تاریخ ملاقات گورنر به کانپور

با حشمت و اقبال خداوند مظفر فرمود ملاقات بنواب گورنر  
 باهم چون نشسته د و سردار معظم بودند یک برج دو خورشید منور  
 این ظاهر حال است که معروض نمودم اکنون کنم از باطن این راز محرر  
 از چرخ چهارم بگذشت است سیحا تصویر علی هست سر عرش مصتور  
 عیسی چو مشرف شود از بیعت مهدی سهدی شرف اندوز شد از بیعت حیدر  
 با شیر خدا معتد الدوله بهادر بر لشکر روباه عدو باد مظفر  
 این روی زمیں زود بود زیر نگینش فرمان بودش همچو سلیمان و سکندر

الهی بفضل تو شاه زمن کند عیش ها دائم از سلطنت  
 بگو سال جشن جلوسش دلا "مبارک شود کم کز سلطنت" (۱۲۳۳هـ)

چون جناب خد یو شاه زمن کرد پیدا دگر سفینه نوح  
 بعد چندین هزار سال شده زیب دریا دگر سفینه نوح  
 چشم هر کس که او فتاد بگفت شد سچتا دگر سفینه نوح  
 بهر الزام منکران گردید لهج بیسا دگر سفینه نوح  
 سال تاریخ آن بگو ناسخ "گشت زیبا دگر سفینه نوح" (۱۲۳۳هـ)

ای بادشاه غازی ای تاجدار عادل حکم تو کرد تعمیر موتی محل مبارک  
 از روی بیانات وهم زیر سال تاریخ ناسخ نمود تحریر "موتی محل مبارک"

به حکم حضرت ظل النہی بنا گردید قصر بادشاهی  
سروش غیب تاریخش یکایک بگفتا "قصر بی مثل و مبارک" (۵۱۳۳۱)

از وفات جناب شاه زمن دهر گردید بهر ما دوزخ  
دیبه ها گشت در غمش پر خون کشت هر خار دامن عشرت  
گشت تاریخ مصرع سعدی "ای بسا آرزو که خاک شده" (۵۱۳۳۲)

بادشاه کریم شاه زمن بست و هشتم ربیع اول بود  
شب شنبه وفات یافت درین اندرین غم زدل همی آید  
روز فقدان آمدن الدوله در دریای سلطنت افسوس  
کرد فرمانروائی روی زمین نیر برج جود و او بیلا  
به غمت زرد شد رخ چون زر سی طیم همچو مرغ قبل نما  
آه و حسرتاه و او بیلا شارع شرع مصطفی هیجات  
گشت تاریخ این مصیبت عام "وای نوش: روان عدالت حیف" (۵۱۳۳۳)

ازین دار فنا شاه زمن رفت دلا از بهر تاریخ وفاتش  
زمانه منصرف شد وای ویلا بگو "م منخسف شد وای ویلا" (۵۱۳۳۴)

ظل الله شاه زمن زین جهان گذشت  
آن گل ازین چمن جو بسیر بهشت رفت  
بر سر چسان نه خاک نشانم که شد بخاک  
شاهی که بود راست برو خلعت شہمی  
ناسیه نوشت مصرع سال وفات او  
ویران شد این جهان کهن و مصیبتا  
گویند بلبلان چمن و مصیبتا  
آن تن که بود رشک چمن و مصیبتا  
پیچیده شد میان کفن و مصیبتا  
"مد حیف حیف شاه زمن و مصیبتا" (۵۱۳۳۵)

زینت تخت و تاج شاه زمن تکبیر زد بر سر بر خلد برین  
سال تاریخ عمسوی ناسخ کرد تحریر "وای تخت نشین" (۱۸۲۷ء)

حضرت شاه زمن ظل الله زین جهان اہ سوم شدہای حیف  
شد بقول بعض تاریخ وفات "وای جمع بست و ہفتم وای حیف" (۱۲۳۳ء)

چوشاہ زمن زین جهان کرد رحلت چو ناسخ بگریند و نالند مردم  
ہی سال تاریخ این حزن ای دل بگو "حیف ماہ سوم بست و ہفتم" (۱۲۳۳ء)

شد بست و ہشتم ربیع الاول زین دار کہن سوی جنان شاه زمن  
تاریخ وفات آن جناب مغفور "رفتای وای ازین جهان شاه زمن" (۱۲۳۳ء)

رفت آہ ظل سبحان سوی ریاض رضوان گوید تمام عالم صد حیف ظل سبحان  
بہر ستین قوت آن ہاد شاہ عادل ناسخ رقم نمودم "صد حیف ظل سبحان"۔ ۱  
(۱۲۳۳ء)



۱۔ قطعات مذکورہ بالا غازی الدین حیدر سے تعلق رکھتے ہیں۔ غازی الدین حیدر کی وفات